

مکتبہ رحیمیہ کراچی و کٹرہ ماہی السمان

شجرہ ماہی طریقت

مکتبہ رحیمیہ کراچی
علامہ محمد عبید اللہ رحیم شرف قادری



مکتبہ قادریہ لاہور

شجرہ ہائے طریقت

تذکرہ مرشد گرامی مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ

ابوالبرکات سید احمد قادری قدس سرہ

- سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ ○ سلسلہ عالیہ قادریہ جلالیہ اشرفیہ (نثر)
- شجرہ قادریہ اشرفیہ (منظوم) ○ شجرہ چشتیہ نظامیہ اشرفیہ (منظوم)
- شجرہ قادریہ نقشبندیہ مجددیہ (نثر) ○ اسباق سلسلہ عالیہ قادریہ
- سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی خاص اصطلاحات اور طریقہ سلوک

ترتیب:

سالک راہ شریعت و طریقت محمد عبدالحکیم شرف قادری

ملنے کا پتا

مکتبہ قادریہ

برکاتی منزل لاہور فون # 5434721

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب ----- شجرہ ہائے مبارکہ

ترتیب ----- سالک راہ شریعت و طریقت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

صفحات ----- 64

شاعت ----- صفر 1424ھ / 2003ء

باہتمام ----- حافظ ثار احمد قادری

ناشر ----- مکتبہ قادریہ، لاہور

ہدیہ ----- / 21

ملنے کا پتا

❁ مکتبہ قادریہ (محی الدین منزل) داتا دربار مارکیٹ

لاہور فون 7226193

❁ بزرگاتی منزل، نزد درہم سکول، چمن زار شریٹ

لالہ زار فیئر ٹو، راینیونڈ روڈ، لاہور فون نمبر 5434721

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرشد کریم رحمہ اللہ تعالیٰ

مشہور عالم، بلند پایہ فاضل، عظیم محدث، سراج اہل تقویٰ، امام اہل سنت
مفتی اعظم پاکستان علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری ابن محدث جلیل سید ابوالحسن
محمد دیدار علی النوری (م ۱۳۵۴ھ / ۱۹۳۵ء) شہر الور، ہندوستان کے محلہ نواب پورہ
میں ۱۳۱۳ھ / ۱۸۹۶ء میں پیدا ہوئے، آپ کا سلسلہ نسب اہل بیت کرام میں
سے حضرت امام سید علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے، آپ کے آباء کرام
مشہد سے نقل مکانی کر کے ہندوستان تشریف لائے اور الور میں قیام پذیر
ہوئے۔

آپ نے قرآن پاک الور میں حافظ عبدالحکیم، حافظ عبدالعزیز اور
حافظ قادری علی رحمہم اللہ تعالیٰ سے پڑھا، صرف و نحو کی ابتدائی کتابیں مولانا
سید ظہور اللہ ملتانوی سے پڑھیں، درس نظامی کی اکثر و بیشتر کتابیں اپنے والد ماجد
سے پڑھیں، پھر مراد آباد جاکر تحریک پاکستان کے نامور قائد، صدر الافاضل
حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا، اور
ان سے قاضی مبارک، حمد اللہ، الافق المبین، صدر، شرح عقائد، اور کتب طب
کے علاوہ صحاح ستہ کا درس لیا اور ۱۳۳۷ھ / ۱۹۱۹ء میں سند فراغت حاصل کی۔
اس کے علاوہ سید صاحب نے اپنے والد ماجد سے بھی دورہ حدیث کیا۔

۱۔ محمود احمد رضوی، علامہ سید
۲۔ کنوڑ احمد قادری، مولانا شاد

تذکرہ ملائے اہل سنت ص ۳۹

اسی سال اپنے والد ماجد کے ہمراہ بریلی شریف حاضر ہوئے، امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اور ان کے والد ماجد کو سلسلہ عالیہ قادریہ میں اجازت و خلافت کے ساتھ قرآن وحدیث، فقہ، تمام علوم دینیہ اور اوراد واشغال کی اجازت اپنے ہاتھ سے لکھ کر دی، اس سند کے دو حصے راقم کی تالیف ”تذکرہ اکابر اہل سنت“ ص ۴۵-۱۳۳ پر دیکھے جاسکتے ہیں درمیان والا حصہ محفوظ نہ رہ سکا، کچھ عرصہ بریلی شریف رہ کر امام احمد رضا سے فتویٰ فویسی کی تربیت حاصل کی، یہی وجہ ہے کہ انداز تحریر میں امام احمد رضا کے ساتھ بہت مشابہت پائی جاتی ہے۔ آپ شبیہ غوث اعظم حضرت شاہ سید علی حسین اشرفی کچھوچھوی رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیعت تھے۔ سید صاحب کو سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز سے والہانہ محبت وعقیدت تھی، اس لئے ہمیشہ اس طرح دستخط کیا کرتے تھے۔ ”فقیر قادری ابوالبرکات سید احمد غفرلہ“۔

آپ کے والد ماجد اگرہ کی جامع مسجد میں خطیب تھے اور جب وہ ۱۳۳۸ھ/۱۹۲۰ء میں لاہور آگئے تو سید صاحب ان کی جگہ اگرہ میں خطیب مقرر ہو گئے، اسی دور میں ہندوستان میں تحریک خلافت اور تحریک ترک موالات ایسی سیاسی تحریکیں چلائی گئیں، مسلمان کھلانے والے بہت سے علماء اور زعماء نے ہندوؤں کے ساتھ گٹھ جوڑ کر لیا، گاندھی ایسے مشرک کو اپنا قائد تسلیم کر لیا اور ہندوؤں کو خوش کرنے کے لئے گائے کی قربانی کی ممانعت کے فتوے جاری کئے، اس وقت دیگر علماء اہل سنت کی طرح حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری نے اپنے لیڈروں کی مخالفت کی اور اعلان کیا کہ مسلمانوں کے لئے کسی

۱۔ اقبال احمد فاروقی، بی زورہ:

تذکرہ علماء اہل سنت و جماعت، لاہور ص ۳۲۴

طرح بھی مشرک سے اتحاد اور محبت جائز نہیں ہے خواہ وہ عیسائی ہوں یا ہندو۔ اور یہ بھی اعلان کیا کہ مسلمان ایک قوم ہیں اور غیر مسلم الگ قوم ہیں، یہی وہ بنیادی ”دوقومی نظریہ“ ہے جس کی بنا پر پاکستان دنیا کے نقشے پر نمودار ہوا۔

حضرت سید صاحب ۱۳۴۲ھ/۱۹۲۳ء میں لاہور تشریف لائے اور جامع مسجد وزیر خاں میں مدرس مقرر ہوئے، جلد ہی آپ کے علم و فضل کا شہرہ دور دراز تک پہنچ گیا اور طلبہ کھینچے ہوئے آپ کے پاس آنے لگے، آپ تمام علوم میں یدِ طولی رکھتے تھے، اور طلبہ کے سوالات سے تنگ دل نہیں ہوتے تھے، بلکہ دلائل و براہین پر مبنی عالمانہ جوابات سے انہیں مطمئن کرتے تھے، آپ فقیہ جلیل اور مفتی اعظم پاکستان تھے، آپ نے تمام زندگی مذہب حنفی کے مطابق فتویٰ دیا، اللہ تعالیٰ نے آپ کو عوام و خواص میں بے مثال مقبولیت عطا فرمائی تھی، بڑے بڑے علماء و فضلاء کی گردنیں آپ کے فتوے کے سامنے خم ہو جاتی تھیں، معاصر علماء و مشائخ جس قدر آپ کا احترام کرتے تھے میں نے کسی دوسرے عالم کا احترام کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

حضرت سید صاحب کو تمام مروجہ علوم اور خاص طور پر حدیث، تفسیر اور فقہ میں مہارت حاصل تھی، آپ نے نصف صدی سے زیادہ عرصہ تک حدیث شریف کا درس دیا، آپ کے والد ماجد شیخ المحدثین مولانا علامہ سید محمد دیدار علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے دہلی دروازہ، لاہور میں ۱۳۴۵ھ/۱۹۲۶ء میں دارالعلوم انجمن حزب الاحناف قائم کیا، جہاں سے ہزاروں تشنگان علوم سیراب ہوئے، ۱۳۵۳ھ/۱۹۳۵ء میں ان کی رحلت کے بعد سید صاحب دارالعلوم کے مہتمم اور

۱۔ محمود احمد رضوی، علامہ سید سیدی ابوالبرکات ص ۱۹-۱۸

شیخ الحدیث بنے اور آخر عمر تک درس حدیث دیتے رہے۔
ان کے دریائے علم سے بہت سے مشہور محدثین، فقہاء اور خطباء
سیراب ہوئے، چند مشاہیر کے نام درج ذیل ہیں:

(۱) علامہ سید محمود احمد رضوی، شارح بخاری (فرزند ارجمند)

(۲) مولانا علامہ محمد مہر الدین جماعتی، شارح مختصر المعانی۔

(۳) سلطان الواعظین مولانا ابوالنور محمد بشیر سیالکوٹی مدظلہ العالی۔

(۴) مشہور نعت گو شاعر اور ادیب مولانا حافظ مظہر الدین۔

(۵) خطیب پاکستان مولانا غلام الدین (انجمن شیعہ، لاہور)

(۶) شیخ القرآن مولانا علامہ غلام علی اوکاڑوی۔

(۷) فقیہ اعظم مولانا محمد نور اللہ نعیمی بصیر پوری۔

(۸) مولانا علامہ تازہ گل کابل۔

(۹) شیخ الحدیث مولانا علامہ مفتی محمد عبداللہ قصوری۔

(۱۰) شیخ الحدیث مولانا حافظ محمد عالم سیالکوٹی، رحمہم اللہ تعالیٰ

(۱۱) شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد عبدالقیوم قادری ہزاروی ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ

رضویہ، لاہور / شیخ پورہ۔

(۱۲) حضرت مولانا غلام حمید الدین مدظلہ سجادہ نشین معظم آباد شریف ضلع سرگودھا۔

سید صاحب کے اکثر اوقات اسلام کی تبلیغ اور علوم دینیہ کی تدریس

میں صرف ہوتے تھے، اس کے باوجود آپ نے چند تصانیف یادگار چھوڑی ہیں:

۱۔ محمد رضا المصلیٰ جنتی: مخزن برکات، ص ۱۷۱

۲۔ اقبال احمد فاروقی، میرزا داؤد: تذکرہ علمائے اہل سنت و جماعت، لاہور ص ۲۲۲

(۱) دبوس المقلدین (۲) مناظرہ تگون (۳) الفتح المبین

(۴) ضیاء القنادیل۔ (۵) مناظرہ ترن تارن (۶) وہابیوں کی کہانی

(۷) کثیر التعداد فتاویٰ جن کی ابھی تک تدوین و ترتیب نہیں ہوئی۔

ان کے علاوہ تمہید ابوشکور سالمی کا اردو ترجمہ کیا جو ابھی تک شائع

نہیں ہوا، تقریباً پونے چار ماہ کے فتاویٰ حضرت مولانا صاحبزادہ محمد عبدالسلام

صاحب (جہلم) نے مرتب کئے ہیں اور امید ہے کہ عنقریب چھپ جائیں گے۔

علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری اسلام اور احکام اسلامیہ کے بارے

میں بڑے ہی غنیہ رواقع ہوئے تھے، ۱۳۴۲ھ / ۱۹۲۶ء میں آل سعود اور آل شیخ کا

حرمین شریفین پر قبضہ ہوا، انہوں نے صحابہ کرام اور تابعین کے مزارات کے گنبد

گرادئے، مزارات منہدم کر دئے اور سلف صالحین کے یادگار آثار کو مٹا دیا تو دیگر

علماء اہل سنت کی طرح سید صاحب نے بھی ان کا ردّ تبلیغ کیا اور ان کے خلاف

آواز اٹھائی اور ضیاء القنادیل، وہابیوں کی کہانی اور قبح جات کی شرعی حیثیت

ایسے مقالات لکھے اور شائع کئے۔

۱۳۴۸ھ / ۱۹۳۰ء میں حکومت برطانیہ نے کم عمر بچوں کے نکاح کی

ممانعت کے بارے میں ”سارڈا ایکٹ“ کے نام سے قانون نافذ کرنا چاہا تو

علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری نے اس کے خلاف آواز اٹھائی اور ایک کانفرنس

میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ حکومت اس سے پہلے بھی کئی قوانین اسلام کے

منافی نافذ کر چکی ہے اور اب کم عمر بچوں کے نکاح کی ممانعت کا قانون نافذ

کرنا چاہتی ہے، اس کا مقصد یہ ہے کہ آہستہ آہستہ اسلام کے قوانین ختم کر دئے

۱۔ محمد صدیق ہزاروی، مولانا: تعارف علمائے اہل سنت، ص ۲۴

جائیں، آپ علماء کے ایک وفد کے ہمراہ دہلی گئے اور قائد اعظم محمد علی جناح اور ممبران پارلیمنٹ سے ملاقات کر کے ان کے سامنے حقیقت حال واضح کی اور اس وقت تک آرام سے نہ بیٹھے جب تک حکومت اس قانون کے نافذ کرنے سے باز نہیں آگئی۔

۱۳۵۴ھ/۱۹۳۵ء میں اپنے برادر اکبر غازی کشمیر علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری اور امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ علی پوری کی معیت میں مسجد شہید گنج سکھوں کے ہاتھوں سے داغدار کرانے کی تحریک میں شامل رہے۔ قیام پاکستان کے سلسلے میں ان کی خدمات عظیمہ اور قابل قدر ہیں۔

تحریک پاکستان کی فیصلہ کن حمایت کے لئے علماء و مشائخ اہل سنت کے اتفاق سے بنارس میں ۲۴ سے ۲۷ جمادی الاولیٰ تک مطابق ۲۷ تا ۳۰ اپریل ۱۹۳۶ء آل انڈیائی کانفرنس کا تاریخی اجلاس منعقد ہوا جو قیام پاکستان کے لئے سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے، اس میں اہل سنت و جماعت کے دو ہزار سے زیادہ جلیل القدر علماء و مشائخ شامل ہوئے، اس کانفرنس نے بالاتفاق نہ صرف تحریک پاکستان کی حمایت کی، بلکہ اسے کامیاب بنانے کا عہد بھی کیا، آل انڈیائی کانفرنس تنظیم کے روح رواں صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی سید صاحب کے استاذ تھے، سید صاحب علماء پنجاب کے ایک وفد کے ہمراہ اس تاریخی کانفرنس میں شریک ہوئے، پاکستان میں قائم ہونے والی

۱۔ محمود احمد رضوی، علامہ سید: سیدی ابوالبرکات ص ۲۵-۲۰

۲۔ ایضاً: ص ۳۵

۳۔ اردو جامع انسائیکلو پیڈیا: ج ۵ ص ۵۴

اسلامی حکومت کے راہ عمل کی وضاحت کرنے کے لئے علماء کا ایک بورڈ مقرر کیا گیا، سید صاحب اس بورڈ کے بھی ممبر تھے۔ (۱)

مختصر یہ کہ سید صاحب نے تدریس، افتاء اور تبلیغ کی شبانہ روز مصروفیات کے باوجود ہر قومی اور اسلامی تحریک میں حصہ لیا، ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں شریک ہوئے، آپ کے بڑے بھائی علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری تو تحریک کے قائد اور صدر تھے، حکومت کی طرف سے لاؤڈ سپیکر پر پابندی کے باوجود سید صاحب دہلی دروازے کے اندر حزب الاحناف کی مسجد میں روزانہ نماز فجر کے بعد لاؤڈ سپیکر پر درس دیا کرتے تھے اور ختم نبوت کے موضوع پر خطاب فرمایا کرتے تھے، قادیانیوں پر عالمانہ انداز میں رد کرتے اور ان کے اعتراضات کے جوابات دیتے تھے۔

امام اہل سنت علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری اشرفی عابد و زاہد، دینی معاملات میں چٹان کی طرح مضبوط اور علماء و عوام کے مرجع تھے۔ ۲۰ ریشوال بروز اتوار سن ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء دارقانی سے دار بقا کی طرف رخصت ہوئے، وقت رحلت فقیر دیگر علماء اور عقیدت مندوں کے ہمراہ آپ کے سر ہانے حاضر تھا، راقم کو ایک دفعہ سورہ یٰسین سنانے کا شرف بھی حاصل ہوا۔ آپ کی آنکھیں بند تھیں، محویت کا عالم طاری تھا، اسی حالت میں دنیا سے رخصت ہو کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے، کوئی بے چینی تھی اور نہ ہی اضطراب۔ حضرت داتا

۱۔ محمود احمد رضوی، علامہ سید: سیدی ابوالبرکات ص ۲۴-۲۳

۲۔ نوائے انجمن: شمارہ مئی، جون ۱۹۹۰ء، ص ۱۰

۳۔ غلام مہر علی، غلام مولانا: ابوالحیات المہر ص ۱۶

سچ بخش سید علی جوہری قدس سرہ کے زیر سایہ واقع دارالعلوم حزب الاحناف میں آپ کا مزار شریف ہے۔ جس پر عظیم الشان گنبد تعمیر ہو چکا ہے، آپ کے بڑے صاحبزادے حضرت علامہ سید محمود احمد رضوی، شارح بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ بھی آپ کے ساتھ ہی خواستراحت ہیں۔

سید صاحب کے پوتے جناب سید فواد اشرف صاحب ہر جمعرات کو عصر سے مغرب تک آپ کے مزار شریف کے پاس ختم غوثیہ اور لکڑ تقسیم کرنے کا اہتمام کرتے ہیں، جس میں سید صاحب کے چھوٹے صاحبزادے حضرت مولانا سید مسعود احمد اشرفی مدظلہ العالی بھی شرکت فرماتے ہیں۔ سید صاحب کے دوسرے پوتے جناب سید مصطفیٰ اشرف رضوی صاحب فاضل تنظیم المدارس، دارالعلوم حزب الاحناف کے ناظم بھی ہیں اور مکتبہ رضوان کے نگران بھی۔

سید صاحب کے پوتے اور سید مسعود احمد رضوی کے صاحبزادے سید ثار اشرف رضوی فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور نے دہلی دروازے کے اندر واقع قدیم حزب الاحناف کا احیا کیا ہے اور وہاں درس نظامی کی کلاسیں بھی جاری لی ہیں، علاوہ ازیں مسجد وزیر خان میں جمعہ بھی پڑھاتے ہیں۔

راقم کی بیعت

فقیر قادری دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ، ہری پور ہزارہ میں صدر مدرس تھا، مجھے شوق پیدا ہوا کہ کسی مرشد کامل کے ہاتھ پر بیعت کی جائے، سوچ بچار یہاں تک اس عربی مقالے کا ترجمہ ہے جو راقم نے عثمان سے شائع ہونے والے دائرۃ المعارف (انسائیکلو پیڈیا) کے لئے چند سال پہلے لکھا تھا اور یہ مقالہ اس میں شائع بھی ہو گیا البتہ ترجمہ کرتے وقت چند جملوں کا اضافہ کیا گیا ہے۔ ۱۲ شرف قادری

کے بعد نگاہ انتخاب سید صاحب پر ٹھہر گئی جو علم و عمل کا بیکر جمیل اور اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ کے خلیفہ بھی تھے، چنانچہ لاہور حاضر ہو کر بیعت کی درخواست کی تو فرمایا: پرسوں آنا (مشائخ کا یہ طریقہ رہا ہے کہ فوراً بیعت نہیں کرتے تھے تاکہ معلوم ہو جائے کہ طلب صادق ہے یا نہیں؟) راقم آپ کی نوازشات کی بنا پر آپ کی بارگاہ میں بے تکلف تھا، اس لئے عرض کیا کہ جناب مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی کافر کلمہ پڑھنا چاہے تو اسے فوراً کلمہ پڑھنا چاہیے، تاخیر نہیں کرنی چاہیے اور آپ فرماتے ہیں پرسوں آنا، فرمانے لگے: لاجول ولا قوۃ! اس کا کیا مطلب؟ میں نے عرض کیا کہ میں آپ کے ہاتھ پر تو بہ کرنا چاہتا ہوں اور آپ فرماتے ہیں پرسوں آنا، فرمانے لگے: اچھا پھر آؤ اور سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں بیعت کر لیا، یہ ۱۶ محرم مطابق ۲۵ مارچ ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۶ء کی بات ہے۔

ایک دفعہ عرض کیا کہ مجھے تفسیر میزان الادیان عنایت فرمائیں، فرمایا: سامنے الماری میں ہے وہاں سے لے لو، دو جلدوں کی یہ کتاب لے کر حاضر ہوا اور پوچھا کہ اس کا ہدیہ کیا ہے؟ فرمایا: یہ آپ کی نذر ہے، میں آج بھی یہ سوچ کر شرمندہ ہو جاتا ہوں کہ اتنے بڑے آدمی نے اتنے حقیر آدمی کو یہ کیا کہہ دیا؟ ممکن ہے یہ میرے حافظے کی کمزوری ہو اور آپ نے کچھ دوسرے الفاظ فرمائے ہوں۔

اسی طرح ایک دفعہ عرض کیا کہ مجھے حدیث شریف کی سند عطا فرمائیں، اس کے ساتھ ہی میں نے ترمذی شریف کی چند حدیثیں پڑھ کر آپ کو سنائیں، آپ نے بہت ہی کرم فرمایا کہ مجھے سند عطا فرمادی اور اس پر اپنے قلم

سے راقم کا نام اس طرح لکھا:

أخى فى الله محمد عبد الحكيم ابن مولانا الله دته صاحب لاهور
حالا لکھ سید صاحب کا سند دینے کے سلسلے میں معیار بہت سخت تھا،
حضرت مولانا قاضی محمد مظفر اقبال رضوی مدظلہ العالی ناظم تعلیم جامعہ نعمانیہ،
لاہور کا بیان ہے کہ سید صاحب جب دہلی دروازے میں ہوتے تھے تو دورۂ
حدیث پڑھنے والوں کو سند تو دے دیتے تھے، لیکن اس پر فوری طور پر دستخط نہیں
کرتے تھے، بلکہ دو تین سال کے بعد دستخط کرتے تھے، کجا یہ کہ مجھ ایسے کم علم اور
کم فہم کو اسی وقت دستخط کر کے اور مہر لگا کر سند عطا کر دی۔ اسی طرح آپ نے
فقیر کی درخواست پر دلائل الخیرات شریف کی اجازت بھی عنایت فرمائی تھی۔
رحمہ اللہ تعالیٰ ورضی عنہ

عجیب تواضع اور انکساری

طریقت کے شجروں میں مشائخ کے نام اس طرح نظم کئے جاتے ہیں
کہ ان کے وسیلے سے دعا مانگی جاتی ہے، جو یہ طریقت اپنے مریدین کو دینے
کے لئے شجرہ شائع کرتے ہیں وہ اپنا نام اس انداز میں نظم کرتے ہیں کہ مریدین
ان کے وسیلے سے دعا مانگیں، لیکن سید صاحب نے باوجود یکہ روحانی اعتبار سے
بلند مقام پر فائز تھے اور پاکستان کے مفتی اعظم تھے، بڑے بڑے علماء ان کے
حضور دروازہ ہو کر بیٹھتے تھے، اپنا نام بالکل مختلف انداز میں شامل شجرہ کیا، ملاحظہ
ہو، شجرہ قادریہ برکاتیہ کا ایک شعر یہ ہے:

یا الہی سید احمد کو کر اپنا غلام
کر کرم اُس پر نبی الانبیاء کے واسطے

یعنی اپنے مریدوں کو یہ سبق نہیں سکھایا کہ میرے وسیلے سے دعا مانگو، بلکہ یہ راہ
دکھائی کہ میرے لئے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے فرمانبردار بندوں میں شامل
فرمائے اور مجھ پر کرم کرے، پھر ”کر کرم اُن پر“ نہیں کہا، بلکہ ”اُس پر“ فرمایا،
اس سے اُن کی انکساری کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ راقم نے اس کی جگہ ایک دوسرا
شعر جو بڑا کیا ہے اور چار اشعار مزید شامل کئے ہیں:

یا الہی ختم فرما کفر کی طغیانیاں سید احمد سراج الانبیاء کے واسطے
یا الہی دم فرما عالم اسلام پر بحر رحمتیایاں پیر عذی کے واسطے
یا الہی سنیہ پر چنگی کر دے عطا حضرت سید امین مہ تقا کے واسطے
مولوی عبدالحکیم قادری کو دے اماں سید عالم محمد مصطفیٰ کے واسطے
میرے مولادے شرف کو نعمتیں دارین کی سید کوئین ختم الانبیاء کے واسطے
سلسلہ عالیہ قادریہ جلالیہ اشرفیہ میں تمام بزرگوں کے نام سے پہلے
ہے ”الہی بحرمت“ لیکن سید صاحب نے اپنا نام اس طرح لکھا: ”الہی بہ بحر و نیاز
فقیر سید ابوالبرکات سید احمد غفرلہ“ ”شجرہ قادریہ اشرفیہ“ اور ”چشتیہ اشرفیہ منقولہ“
کے آخر میں اپنا نام اس طرح شامل کیا ہے:-

”پر خستگی سید احمد اے خالق چرخ بریں مددے“

”شجرہ طیبہ قادریہ“ نثر کے آخر میں ہے ”الہی بحرمت ایشاں فقیر“

۱۔ حضرت مولانا ربیع الرحمن رضا خاں قادری رحمہ اللہ تعالیٰ سابق سجادہ نشین آستانہ عالیہ قادریہ رضویہ
بریلی شریف ۱۲

۲۔ حضرت پیر طریقت مولانا سید محمد امین میاں قادری دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ
مادرہ مقلد سہوہ فیض علی گڑھ پونہ نورثی ۱۲

ابوالبرکات سید احمد را از مقبولان خویش گردان، اے اللہ! ان بزرگوں کے طفیل فقیر ابوالبرکات سید احمد کو اپنے مقبول بندوں میں سے بنالے، اللہ اکبر! کیا عجز و انکسار ہے! یہ ان کی عظمت ہے کہ ایک دنیا ان کی بڑائی کو مانتی ہے، اس کے باوجود وہ نہ تو احساس برتری کا شکار ہوئے اور نہ ہی انہیں اپنے بڑا ہونے کا ڈھنڈورا پیٹنا پڑا، سچ ہے کہ ”مٹشک آنتست کہ خود ہوید نہ کہ عطار ہوید“ کستوری کی عطر بیزی خواہ اس کے وجود کی نشاندہی کرتی ہے، عطار کو بتانے کی ضرورت نہیں ہوتی اور یہ بھی حقیقت ہے کہ ”نہد شاخ پرمیوہ سر بر زمین“ میوے سے بھری ہوئی ٹہنی اپنا سر زمین پر رکھ دیتی ہے۔ یہی اسلام کی تعلیم ہے اور، یہی رنگ تصوف ہے۔

کرامت

مولانا سید محمد اللہ جان افغانی مدظلہ جو صرف اور نحو کے متبحر فاضل ہیں اور اٹھارہ سال حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری قدس سرہ العزیز کے مزار شریف پر مقیم رہ کر علوم دینیہ کے طلباء کو فیض یاب فرماتے رہے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ڈیرہ اسماعیل خان کے مولانا علامہ محمد جان صابر رحمہ اللہ تعالیٰ قبلہ سید صاحب سے دہلی دروازے کے اندر واقع حزب الاحناف میں دورۂ حدیث پڑھتے تھے (یہ سن ۳۱-۳۰ء کی بات ہے) سید صاحب نے ایک دفعہ فرمایا کہ جس طالب علم کو دورۂ حدیث پڑھتے ہوئے سر کا ردو عالم رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت نہ ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا دورۂ حدیث مقبول نہیں ہے، حدیث شریف پڑھتے ہوئے سات آٹھ ماہ گزر گئے، لیکن مولانا صابر کو یہ سعادت میسر نہ ہوئی۔

ایک دن مولانا صابر دوپہر کے وقت اسحاق سے فارغ ہو کر اپنے کمرے میں گئے جو سید صاحب قبلہ کے کمرے سے بلند تھا، وہاں بیٹھ کر اپنی شوقی قسمت پر روتے رہے، روتے روتے سو گئے اور اچانک قسمت بیدار ہو گئی، جان جہاں، شاہ رسول رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے محب کو شرف دیدار سے مشرف فرمادیا، ادھر سید صاحب قبلہ نے نیچے سے آواز دی مولانا صابر! — زیارت ہو گئی؟ مبارک ہو۔ عرض کیا جی ہاں! سرکار نے کرم فرمادیا ہے۔

اجازت و خلافت

فقیر قادری کو متعدد درباب طریقت نے اجازت اور خلافت عنایت کی فجر اہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

۱۔ حضرت پیر طریقت مولانا علامہ محمد ربیان رضا خاں المعروف بہ ”رحمانی میاں“ ابن مفسر اعظم ہند مولانا علامہ محمد ابراہیم رضا خاں رحمہما اللہ تعالیٰ نے ۵ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ کو مجھے سلسلہ قادریہ برکاتیہ رضویہ میں اجازت دی، انہیں ان کے چدامہ حمید الاسلام مولانا حامد رضا خاں اور مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں نے اجازت دی، انہیں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی نے اجازت دی، رحمہم اللہ تعالیٰ۔ حضرت رحمانی میاں ہی کے حوالے سے راقم نے شجرہ قادریہ برکاتیہ رضویہ کے آخر میں ایک شعر کا اضافہ کیا ہے۔

یا الہی رحم فرما عالم اسلام پر بہر ”رحمانی میاں“ پیر خدی کے واسطے
۲۔ صاحب الغضبیۃ والارشاد حضرت علامہ مولانا فضل الرحمن مدنی لرحمہ اللہ

۱۔ ۲۵ ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ ۲۰۰۲ء بروز پیر ۲۵ ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ کو حضرت مولانا صاحب الغضبیۃ والارشاد حضرت علامہ مولانا فضل الرحمن مدنی لرحمہ اللہ سے اجازت ہوئی۔ مولانا صاحب الغضبیۃ والارشاد حضرت علامہ مولانا فضل الرحمن مدنی لرحمہ اللہ ۱۲

تعالیٰ نے سلسلہ قادریہ رضویہ ضیائیہ میں اجازت دی، انہیں ان کے والد ماجد ضیائے مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد مدنی سے اجازت تھی اور وہ امام احمد رضا بریلوی کے خلیفہ تھے۔ رحمہم اللہ تعالیٰ

۳۔ مرشد طریقت، امین ملت، حضرت سید محمد امین میاں قادری برکاتی سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قادریہ برکاتیہ، مارہرو شریف (انڈیا) و پروفیسر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ نے ۱۳۳۱ھ میں راقم کو سلسلہ قادریہ برکاتیہ اور سلسلہ چشتیہ قدیمہ کی اجازت دی، انہیں ان کے والد ماجد حضرت مولانا سید مصطفیٰ حسن "حیدرمیاں" رحمہ اللہ تعالیٰ نے خلافت و اجازت عطا کی۔

۴۔ مولانا سید احمد علی رضوی سجادہ نشین اجمیر شریف نے راقم کو اجازت دی انہیں حضرت مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں نے اجازت دی۔

۵۔ پیر طریقت حضرت مولانا ابو محمد سید احمد اشرف شاہ الاشرافی الجیلانی سجادہ نشین درگاہ عالیہ اشرفیہ اشرف آباد، فردوس کالونی، کراچی نے ۱۲ رمضان المبارک ۱۳۲۳ھ کو سلاسل اشرفیہ کی اجازت عطا فرمائی۔

انہیں کئی طریقوں میں اپنے والد ماجد عارف جمیل ابو مخدوم حضرت شاہ سید محمد طاہر اشرفی جیلانی سے اور انہیں شبیہ غوث اعلیٰ حضرت شاہ علی حسین اشرفی جیلانی سے اجازت حاصل تھی۔

۶۔ شیخ الشارح، بقیۃ السلف مرشد کامل حضرت خواجہ محمد صادق نقشبندی مجددی سلطانی مدظلہ العالی آستانہ عالیہ جامع مسجد الفردوس، گلہار شریف، کوٹلی آزاد کشمیر نے فقیر کو اور ادفتیہ اور دلائل الخیرات شریف پڑھنے کی

اجازت عطا فرمائی۔

۷۔ حضرت صاحبزادہ سید مسعود احمد رضوی اشرفی مدظلہ نے ۲۴ رجب المرجب ۱۳۲۳ھ بروز جمعرات راقم کو سلسلہ عالیہ اشرفیہ اور نقشبندیہ کی اجازت دی جیسے انہیں ان کے والد مرشد مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اجازت عطا فرمائی۔

۸۔ رضویات کے بین الاقوامی محقق پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ نے سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کی اجازت دی، انہیں حضرت علامہ مفتی محمود احمد الوری رحمہ اللہ تعالیٰ (حیدرآباد) نے اجازت دی۔

۹۔ پیر طریقت حضرت صاحبزادہ قاضی محمد فضل رسول رضوی مدظلہ العالی نے سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ اور سلسلہ عالیہ چشتیہ کی اجازت دی جس طرح انہیں ان کے والد مرشد محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سر دار احمد چشتی قادری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اجازت دی۔

۱۰۔ فقیہ اعظم ہند حضرت مولانا مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمہ اللہ تعالیٰ نے "النور والبعاء فی اسانید الحدیث و سلاسل الاولیاء" میں مذکور تمام سلاسل کی اجازت عطا فرمائی، انہیں حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی (منصف بہار شریعت) حضور مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں اور احسن العلماء حضرت مولانا سید مصطفیٰ حسن (حیدرمیاں) صاحب سجادہ مارہرہ شریف (رحمہم اللہ تعالیٰ) سے اجازت حاصل تھی۔

۱۱۔ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امین نقشبندی مدظلہ العالی مہتمم جامعہ امینیہ

رضویہ فیصل آباد نے فقیر کو اجازت دی انہیں اجازت اور خلافت حاصل ہے
دور حاضر کے عظیم ولی، سر اپا جو دو سزا حضرت خولجہ محمد صادق صاحب مدظلہ
العالی آستانہ عالیہ جامع مسجد الفردوس گلہار شریف، کوئی آزاد کشمیر سے۔

۱۲۔ حضرت مولانا سید مراد علی شاہ مدظلہ العالی مفتی جامعہ رضویہ، قمر الدارس
ضلع گوجرانوالہ نے فقیر کو ۳۰ رجب ۱۴۲۳ھ کو اجازت دی، جس طرح
انہیں حضرت شیخ الاسلام خولجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے
اجازت عطا فرمائی۔

۱۳۔ حضرت صاحبزادہ سید مصطفیٰ اشرف رضوی مدظلہ نے راقم کو دعائے سیفی
کی اجازت دی جس طرح انہیں مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ
ابوالبرکات سید احمد قادری نے اجازت عطا فرمائی۔

۱۴۔ مناظر اسلام حضرت مولانا محمد عبدالنواب صدیقی مدظلہ العالی نے راقم کو
اوراد فقہیہ مع اسرار پڑھنے کی اجازت ۵ رمضان المبارک ۱۴۲۳ھ کو دی
جس طرح انہیں حضرت مولانا میاں غلام احمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ اور
حضرت چیر طریقت سید محمد علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ پیر صاحب کرمانوالہ
شریف نے اجازت عنایت کی۔

اللہ تعالیٰ ان تمام مشائخ کا سایہ عاطفت سلامت رکھے اور جو رحلت
فرما گئے ہیں ان کے مزارات پر رحمت و رضوان کی بارش فرمائے اور ہمیں ان
کے فیوض سے مزید فیض یاب فرمائے۔ آمین۔

۲۶ شعبان ۱۴۲۳ھ

۶ رکتوہ ۲۰۰۲ء

محمد عبد الحکیم شرف قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ضروری ہدایات

برائے احباب طریقت

۱۔ نمازہ جنگا ندکی پابندی مرد و عورت سب پر از بس ضروری ہے۔

۲۔ مردوں پر نماز کی پابندی کے ساتھ جماعت کا التزام بھی واجب ہے۔

۳۔ بے نماز فیوض و برکات مشائخ کرام سے محروم ہے۔

۴۔ جتنی نمازیں توبہ کے وقت تک ادا کی ہیں، ان کا صحیح تحفہ نہ بخود

استطاعت لگا کر باقی ماندہ ادا کرے۔

۵۔ ہر نماز کی قضا کرتے وقت یہ نیت کرے۔ سب سے پہلی وہ ظہر جو مجھ

سے قضا ہوئی۔ سب سے پہلی دو فجر جو مجھ سے قضا ہوئی اسی طرح نیت

کر کے پڑھتا جائے۔

۶۔ قضا میں صرف فرض، وتر یعنی ہر دن رات کی بیس رکعات ادا کی جاتی

تھیں۔

۷۔ اسی طرح رمضان پاک کے روزے کبھی قضا نہ کرے، اور اگر قضا ہو گئے

ہیں تو آئندہ رمضان پاک سے قبل قضا کر لئے جائیں۔

۸۔ صاحب نصاب زکوٰۃ دیں، اور جس نے برسوں زکوٰۃ نہیں دی وہ حساب

کر کے زکوٰۃ دے۔

۹۔ صاحب استطاعت پر حج بھی فرض ہے۔ حج کے ترک کرنے والے کے

لئے فرمایا ہے کہ وہ چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر، اَعَاذُنَا اللہ

تعالیٰ۔

۱۰۔ جھوٹ، فحش، کاری، چغل خوری، غیب جوئی، زنا کاری، ادا املت، غیبت، ظلم و حیانت، ریا، تکبر، داڑھی کتروانا، منڈانا۔ ہر برائی بات سے اجتناب و احتراز کریں۔

۱۱۔ مذہب اہل سنت و جماعت پر قائم رہیں۔

۱۲۔ تمام بد مذہب اور بد عقیدہ افراد سے جدا رہیں۔

فرائض کی پابندی، معاملات میں دیانت و انصاف، کمزوروں پر رحم، بزرگوں کی توقیر، مصیبت زدہ کی دیکھری، مسلمانوں کے ساتھ دوستی و محبت، مذہب کی پاسداری۔ اہل سنت کی تائید، اور تمام فرقوں سے علیحدگی، منہیات و ممنوعیات شرعیہ سے اجتناب لازم سمجھیں۔ مسلمانوں سے بد کشادہ ملیں۔ آپس میں گروہ بندی سے بچیں، مہمانوں کی خاطر کریں۔ کسب حلال کی سعی کریں۔ اپنے اقارب کے حقوق کا پورا لحاظ رکھیں، موت سے غافل نہ رہیں، اکثر اوقات یاد خدا میں مصروف رہا کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے تو پچھلی شب (تہجد کے وقت) کا ذکر بہت نافع ہے۔ روزانہ تین سو مرتبہ یہ درود شریف پڑھ لیا کریں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ كَمَا تَحِبُّ وَتَرْضَى لَهُ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ ۝

ہر مصیبت میں درود شریف کام آتا ہے۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا درود رکھیں، روزانہ سوتے وقت عمر بھر کے گناہوں سے توبہ کر کے یادِ صومیا کریں۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیبِ حبیب ﷺ کو ہر چیز، ہر شخص، اپنے جان و مال اور اولاد سے زیادہ محبوب اور پیارا جانیں۔ میلادِ مبارک کی محفل میں شرکت کو باعثِ برکت سمجھیں اور اکثر اوقات حضورِ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے احوالِ کریمہ کے ذکر و مطالعہ میں رہا کریں۔ "تاریخِ حبیب اللہ" از مولانا علامہ مفتی عنایت احمد کاکوروی اور سیرتِ رسولِ عربی از علامہ نور بخش توفیقی، حدائقِ بخشش، کنز الایمان فی ترجمہ القرآن از امام احمد رضا قادری بریلوی، دینِ مصطفیٰ از شارح بخاری علامہ سید محمود احمد رضوی، عقائد و نظریات، البریلویہ کا تنقیدی، برکاتِ آلِ رسول، عقائد و مسائل از محمد عبدالکیم شرف قادری کا مطالعہ کرتے رہیں۔

اگر کوئی حاجت پیش آجائے تو دو رکعت نفل پڑھ کر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور اس کا پیرہ پیش کریں۔ اور ایک سو ایک مرتبہ درود شریف کے بعد خداوندِ عالم سے اپنی حاجت مانگیں۔ جمعہ کے روز نماز فجر سے قبل ایک ہزار اکہتر مرتبہ "يَا غَنِيُّ" اول و آخر درود شریف کے ساتھ، کشائشِ رزق کے لئے بہت مجرب ہے باذن اللہ تعالیٰ، مقدمہ وغیرہ کی خلاصی کے لئے اُٹھتے بیٹھتے ہر حال میں اَفْوَضْ أَمْرِ إِلَى اللَّهِ ۝ إِنَّ اللَّهَ بِصِيرٍ بِالْعِبَادِ کا درود بہت نافع ہے۔

سونے وقت

۱۔ آیۃ الکرسی شریف ایک بار۔ جب تک سوئے حفاظتِ الہی میں رہے۔ اُس کے گھر اور گرد کے گھروں میں چوری سے ہناہ ہو۔ آسیب و جن کا دخل نہ ہو۔

۴۔ تسبیح حضرت زہرا (سبحان اللہ ۳۳ بار، الحمد للہ ۳۳ بار، اللہ اکبر ۳۴ بار) صبح نشاط پرائے اور نو ابھرے شمار۔

۵۔ الحمد و قل ایک ایک بار۔

۶۔ ابتدائے سورہ بقرہ سے مُقْلَحُونَ تک اور اَمِنْ الرَّسُولِ سے آخر تک۔ ان دونوں کے فوائد بے شمار ہیں۔

۷۔ اِنَّ الْاٰمِلِيْنَ اَفْنٰوْا سے آخر کھف تک چار آیتیں جس وقت جاگنے کی نیت سے پڑھے آگے کھلے گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

۸۔ دونوں کف دست پھیلا کر تینوں قل ایک ایک بار پڑھ کر ان پر دم کر کے سر اور پیرو اور سینے اور آگے پیچھے جہاں تک ہاتھ پہنچیں سارے بدن پر پھیر لے۔ پھر دوبارہ بارہ اسی طرح کرے، ہر بلا سے محفوظ رہے۔

۹۔ سورہ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ پر خاتمہ کرے بعد کلام کے حاجت ہو تو بات کر کے پھر پڑھ لے کہ اسی پر خاتمہ ہوگا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

سوتے سے اُٹھ کر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اٰخٰیانا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاَلِيْهِ النُّشُوْرُ
قیامت میں بھی ان شاء اللہ تعالیٰ اللہ عز و جل کی حمد ہی کرتا اُٹھے۔

تنبیہ: اوپر سے یہاں تک جتنی دعائیں لکھی گئیں۔ ہر ایک کے اول و آخر و درود شریف ضروری ہے۔

تہجد

فرض عشاء پڑھنے کے بعد کچھ دیر سو رہے، پھر شب میں طلوع صبح سے

پہلے جس وقت آنکھ کھلے اگر چند رات کے نو بجے یا جاڑوں میں جب پونے سات بجے عشاء پڑھ کر سو رہے اور سات سو سات بجے آنکھ کھلے وہی وقت تہجد کا ہے۔ وضو کر کے کم از کم دو رکعت پڑھ لے۔ تہجد (نیند کا ترک کرنا) ہو گیا اور سنت آٹھ رکعت ہیں۔ اور معمول مشائخ ۱۴ رکعت، اختیار ہے جو چاہے پڑھے اور بہتر یہ کہ جتنا قرآن مجید یاد ہو اس کی تلاوت ان رکعتوں میں کرے۔ اگر کل یاد ہو تو کم سے کم تین رات زیادہ سے زیادہ چالیس رات میں ختم کرے۔ نہ یاد ہو تو ہر رکعت تین تین بار سورہ اخلاص کہ جتنی رکعتیں پڑھے گا اتنے ختم قرآن مجید کا ثواب ملے گا۔

ذکر جہر چہار ضربی

چار زانو بیٹھے۔ بائیں زانو کی رگ کیماں داہنے پاؤں کے انگوٹھے اور اس کے برابر کی انگلی میں دہالے پھر سر جھکا کر بائیں گھٹنے کے محاذی لا کر لا کلام یہاں سے شروع کر کے داہنے گھٹنے کی محاذات تک کھینچتا ہوا لے جائے۔ اب یہاں سے اِلَہ کا ہمزہ شروع کر کے لام کے بعد کا الف داہنے شانے تک کھینچ لے جائے۔ اور وہ دہائی طرف خوب منہ پھیر کر کہے پھر وہاں سے اِلَہ طبعوت دل پر ضرب کرے۔ سو بار یا حسب قوت کم سے شروع کرے، پھر حسب طاقت و فرصت پڑھاتا جائے، بہتر یہ ہے کہ پانچ ہزار ضرب روزانہ تک پہنچائے۔ جب حرارت بڑھنے لگے ہر سو بار کے بعد ایک یا تین بار مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحٰہِہٖ وَسَلَّمَ کہہ لے تسکین پائے گا۔ ایسے وقت اور ایسی جگہ ہو کہ ریاضت آئے۔ کسی

نمازی، ذاکر یا مریض یا سوتے کو تشریف نہ ہو، اگر دیکھے کہ ریا آتا ہے تو نہ چھوڑے اور خیالی ریا کو دفع کرے۔ اللہ عزوجل کی طرف اس کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے توسل سے رجوع لائے تا جب ہو۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ریا دفع ہوگا۔

ذکر خفی

دو زبانوں آکھ بند کئے، زبان کو تالو سے جمائے کہ متحرک نہ ہو محض تصور سے کہ سانس کی آواز بھی سنائی نہ دے۔ ان پانچ طریقوں میں سے جو طریقہ چاہے اختیار کرے خواہ وقتاً فوقتاً پانچوں پر تے۔

۱۔ سر جھکا کر ناف سے لاکا لام نکال کر سر بتدریج اوپر اٹھاتا ہوا اللہ کی ہ دماغ تک لے جائے اور معاً **اَللّٰہُ** کا پہلا ہمزہ وہاں سے شروع کر کے اُس کی ضرب ناف یا دل پر کرے۔

۲۔ اس طور پر **اَللّٰہُ** اس میں دوسرا جز **اَلْاَھُو** ہوگا۔

۳۔ صرف **اَللّٰہُ** کا پہلا ہمزہ ناف سے اٹھا کر **اَلْاَل** دماغ تک لے جائے اور معاً **اَلْاَل** وہاں سے اُتار کر ناف یا دل پر ضرب کرے۔

۴۔ فقط **اللّٰہُ**، پہلا ہمزہ ناف سے شروع کر کے **اَل** کو دماغ تک پہنچائے اور بدستور **اَل** کی ضرب کرے۔

۵۔ محض **اللّٰہُ** مسکون با۔ پہلا ہمزہ ناف سے اٹھا کر لام دماغ تک، اور **اَل** کی ضرب، اسے سو بار شروع کر کے حسبِ وسعت ہزاروں تک پہنچائے۔ ان

پانچوں میں سے افضل پہلا طریقہ ہے۔ یہ طریقے اس درجہ مفید ہیں کہ انہیں علماء اٹھا کرتے ہیں۔ رموز میں لکھتے ہیں۔ فقیر نے خاص اپنے برادرانِ طریقت کے لیے اسے عام کیا۔ (امام احمد رضا بریلوی)

پاسِ انفاس

انہیں پانچوں طریقوں میں سے جسے چاہے ہر سانس کی آمد و رفت میں کھڑے، بیٹھے، چلتے، پھرتے، وضو ہے وضو بلکہ قضاے حاجت کے وقت بھی ملحوظ رکھے یہاں تک کہ اس کی عادت پڑ جائے۔ اور تکلف کی حاجت نہ رہے۔ اب سوتے میں بھی ہر سانس کے ساتھ ذکر جاری رہے گا۔

تصور شیخ

خلوت میں آوازوں سے دور، رو بہ مکان شیخ اور وصال ہو گیا ہو تو دس طرف مزار شیخ ہو اور ہر متوجہ بیٹھے۔ محض خاموش، باادب، یکساں خشوع اور صورت شیخ کا تصور کرے اور اپنے آپ کو اس کے حضور جانے اور یہ خیال جمائے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے سرکارِ رسالت علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیۃ کے قلب اطہر پر اور آپ کے دلِ انور سے انوارِ فیوض شیخ کے قلب پر فائز ہو رہے ہیں۔ میرا قلب قلبِ شیخ کے نیچے بحالتِ درودِ گری لگا ہوا ہے۔ اُس میں سے انوارِ فیوض اُبل اُبل کر میرے دل میں آرہے ہیں۔ اس تصور کو بڑھائے یہاں تک کہ جبر جائے اور تکلف کی حاجت نہ رہے۔ اس کی انتہا پر صورتِ شیخ خود متشکل ہو کر مرید کے ساتھ رہے گی اور ہر کام میں مدد کرے گی اور اس راہ میں جو مشکل

اُسے نہیں آئے گی اُس کا عمل بتائے گی۔

تنبیہ: اذکار و اشغال میں مشغولی سے پہلے اگر قضا نمازیں یا روزے ہوں ان کا ادا کر لینا جس قدر ممکن ہو نہایت ضروری ہے۔ جس پر فرض باقی ہو اُس کے نقل و اعمال مستحبہ کام نہیں دیتے بلکہ قبول نہیں ہوتے جب تک فرض ادا نہ کر لے۔

تنبیہ: اذکار و اشغال کے لئے تین بدوقتوں کی ضرورت ہے۔ **تقلیل طعام** (کم کھانا) **تقلیل کلام** (کم بولنا) **تقلیل منام** (کم سونا) **وَبِاللّٰهِ التَّوْفِیْقُ مَا** فقیر احمد رضا قادری غفرلہ پنجم محرم الحرام ۱۳۳۸ھ

شجرۂ عالیہ

حضرات عالیہ قادریہ رضویہ برکاتتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

ہر روز نماز فجر ادا کرنے، تلاوت قرآن پاک اور شیخ کے دئے ہوئے اوراد پڑھنے کے بعد شجرہ شریفہ پڑھیں، ان سب بزرگوں کے لئے ایصالِ ثواب کریں اور ان کے وسیلے سے جائز مرادوں کے لئے دعا مانگیں۔

یا الہی رحم فرما مصلطے کے واسطے یا رسول اللہ کرم کچے خدا کے واسطے
مشفقین حل کر ش مشکل کشا کے واسطے کر بلائیں رذہ شہید کر بلا کے واسطے
سید شجاد کے صدقے میں ساجد رکھ مجھے علم حق دے ہاتھ عالم ہدی کے واسطے
صدقہ صادق کا صدق صادق الاسلام کر بے غضب راضی ہو کا عالم اور رضا کے واسطے
بہر معروف دوسری معروف دے ہے خود سری بنجد حق میں گمن جہید باعفا کے واسطے

بہر شعی شیر حق دنیا کے محنتوں سے بچا ایک کارکھ عہد واحد بے ریا کے واسطے
نوافرح کا صدقہ کر غم کفر جو حسن وسعد بولحسن اور بوسعد سعد ذاک کے واسطے
قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اٹھا قدر عبدالقادر قدرت ثما کے واسطے
الحسن اللہ لہ روز ثما سے دے رزق حسن بندہ رزاق تاج الاصفیاء کے واسطے
ضرابی صاحب کا صدقہ صالح و منصور رکھ دے حیات دین مٹی چانغرا کے واسطے
ملور عرفان و علو و حمد و حسنی و بہا دے علی موسیٰ حسن احمد بہا کے واسطے
بہر ابراہیم مجھ پہ ہاتھ گزار کر بھیک دے داتا بھکاری بادشاہ کے واسطے
خلند دل کو ضیاء دے دئے ایمان کو جمال شفیق موسیٰ جمال لا ولایاء کے واسطے
دے محمد کیلے روزی کر احمد کے لئے خوان فضل اللہ سے حصہ گدا کے واسطے
دین و دنیا کی مجھ برکات دے برکات سے عشق حق دے عشق عشق اٹھا کے واسطے
حب اہل بیت دے آل محمد کے لئے کر شہید عشق حمزہ پیشوا کے واسطے
دل کو اچھا تن کو سحر اچان کو پور کر اٹھے پیارے حسن دین ہذا علی کے واسطے
دو جہاں میں خادم آل رسول اللہ کر حضرت آل رسول مقتدا کے واسطے
کر عطا احمد رضائے احمد مرسل مجھے میرے مولیٰ حضرت احمد رضا کے واسطے
یا الہی ختم فرما کفر کی طغیانیاں سید احمد سراج الاصفیاء کے واسطے
یا الہی رحم فرما عالم اسلام پہ بہر رحمانی مساکین سیر غدزی کے واسطے

۱۔ حضرت مولانا علامہ ریحان رضا خان قادری رضوی رحمہ اللہ تعالیٰ (سابق مجاہد نشین
آستانہ عالیہ رضویہ بریلی شریف) ابن مفسر اعظم مولانا ابراہیم رضا خان ابن حجۃ الاسلام
مولانا حامد رضا خان ابن امام احمد رضا بریلوی (قدس سرار رحم)

والہی سنیٹ پر چھٹی کردے عطا حضرت سید امینؑ مد لقا کے واسطے
مولوی عبدالکام قادی کو دے ایمان سید عالم محمد مصطفیٰ کے واسطے
میرے مولادے شرف کو فتویٰ دارین کی سید کو عین ختم الانبیاء کے واسطے
صدقہ ان ایمان کا دے چھ عین عز علم و عمل
عقود عرفاں عاقبت اس بے نوا کے واسطے
اے اللہ ان مشائخ کے طفیل برادر طریقت، اپنے بندے
سماکن..... کی عاقبت بخیر فرما۔

تاریخ.....

شجرہ

سلسلہ عالیہ قادریہ جلالیہ اشرفیہ
آئی بحرمیت سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
آئی بحرمیت حضرت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
آئی بحرمیت حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ
آئی بحرمیت حضرت خواجہ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ
آئی بحرمیت حضرت شیخ داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ
آئی بحرمیت حضرت شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ

۱۔ ہندوستان میں سلسلہ قادریہ کی سب سے بڑی خانقاہ اور امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ
کے بزرگانہ کے موجودہ شاخہ نقشبندی حضرت امین ملت ڈاکٹر سید محمد امین میاں قادری دامت
برکاتہم العالیہ پر زینس علی گڑھ مسلم یونیورسٹی۔

آئی بحرمیت حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ
آئی بحرمیت حضرت حبیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
آئی بحرمیت حضرت شیخ ابو بکر شیلی رحمۃ اللہ علیہ
آئی بحرمیت حضرت شیخ ابو الفضل عبدالواحد تھمی رحمۃ اللہ علیہ
آئی بحرمیت حضرت شیخ ابو الفرح طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ
آئی بحرمیت حضرت شیخ ابو الحسن ہنگاری رحمۃ اللہ علیہ
آئی بحرمیت حضرت شیخ ابو سعید مبارک المصنعی رحمۃ اللہ علیہ
آئی بحرمیت حضرت غوث الاعظم محبوب سبحانی سید عبدالقادر جیلانی
رحمۃ اللہ علیہ

آئی بحرمیت حضرت شیخ علی حد اور رحمۃ اللہ علیہ
آئی بحرمیت حضرت شیخ علی الفلح رحمۃ اللہ علیہ
آئی بحرمیت حضرت شیخ فاضل بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ
آئی بحرمیت حضرت شیخ قطب الیمن ابو الغیث بن جمیل رحمۃ اللہ علیہ
آئی بحرمیت حضرت شیخ محمد عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ
آئی بحرمیت سید خدوم جلال الدین بخاری جہانیاں جہاں گشت
رحمۃ اللہ علیہ

آئی بحرمیت غوث العالم محبوب بزدلی مبارک اساتذت سلطان اوجہ الدین
میر سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ

اُمّی بحرمیت حاج الحرمین ابوالحسن سید عبدالرزاق نور العین سجادہ نشین
قدس سرہ
اُمّی بحرمیت حضرت سید حسن خلف سجادہ نشین اول رحمۃ اللہ علیہ
اُمّی بحرمیت حضرت سید محمد اشرف عرف شاہ شہید سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ
اُمّی بحرمیت حضرت سید محمد سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ
اُمّی بحرمیت حضرت سید حسین ثانی سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ
اُمّی بحرمیت حضرت سید عبدالرسول رحمۃ اللہ علیہ
اُمّی بحرمیت حضرت نور اللہ سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ
اُمّی بحرمیت حضرت سید ہدایت اللہ سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ
اُمّی بحرمیت حضرت سید عنایت اللہ سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ
اُمّی بحرمیت حضرت نذراشرف سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ
اُمّی بحرمیت سید محمد نواز رحمۃ اللہ علیہ (سجادہ نشین)
اُمّی بحرمیت حضرت صفت اشرف سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ
اُمّی بحرمیت حضرت سید قلندر بخش سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ
اُمّی بحرمیت حضرت شاہ سید منصب علی سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ
اُمّی بحرمیت حضرت مولانا الحاج سید شاہ ابومحمد اشرف حسین سجادہ نشین
رحمۃ اللہ علیہ

اُمّی بحرمیت حضرت مولانا الحاج سید شاہ ابوالحسن علی حسین
سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ
اُمّی بحرمیت مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد
رحمۃ اللہ علیہ
اُمّی بہ مجروح و نیاز فقیر محمد عبدالحکیم شرف قادری غفرلہ برادر دینی.....
..... کہ تبارخ

داخل سلسلہ شدہ عاقبت کار و بخیر باد بحرمۃ النبی واللہ الامجاد
صلی اللہ علیہ وسلم الی یوم التناد.

شجرہ قادریہ اشرقیہ منظلوم

یارب بہ تجھ بہر قل بحسن سلطان دیں مددے محسوب دہائی دہم کرتی ہستی جہتوں مددے
باہر و مہد الواعد ہم بلا طرح دے ہنگامی بہ سید و نوح نبیانی بہ قل محبوب تریں مددے
ہے لاری و دہانیت وہاں ہل بہ سید و طال و شہرستان ہے نور العین و ہر حسن بہ شہید کوش نشین مددے
ہے محمد و ہر حسین دلی ہے مہد رسول و نور اللہ بہ ہدایت ہر عنایت شاہ ہے نذر ہادی دیں مددے
ہے نواز و صفت بہ قلندر حق ہے منصب و اشرف ابوالحسن
ہے مرشد ماسٹر احمد اے خالق چرخ بریں مددے

شجرہ چشتیہ نظامیہ اشرقیہ منظلوم

یارب بہ تجھ بہر قل بحسن سلطان دیں مددے
بن زید و فیصل و ابراہیم و خدیفہ امین الدین مددے

پے مشاہدہ اسحاق احمد ہم شاہ محمد یوسف
 منور و شریف وہم عثمان بہ معین و قطب الدین مدوے
 بفرید و نظام و سراج و علا پے اشرف و نور امین ولی
 پے حسین و جعفر وہم حاجی پے شمس الحق والدین مدوے
 پے راجو احمد و شیخ اللہ ہم مراد و بہاء و توکل من
 پے داؤد و نیاز ولی پے اشرف نیک ترین مدوے
 از حرمت بواحد آں اشرفی سجادہ نشین

پے عظمت آں سید احمد اے خالق چرخ برین مدوے
 از بہر سید مسعود احمد پے نسبت جملہ مقبولان
 رحمت پے شرف اے مالک کل، درو فیاد ہم دروین مدوے

شجرہ

قادریہ نقشبندیہ مجددیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

| | | | | |
|--------------------------|---------|----|-------------|--------------|
| عبد اللہ | حق سرور | ما | محمد مصطفیٰ | شہید |
| حق حضرت صدیق اکبر | | | وفا پروردہ | حسن |
| حق علم و عرفان کان احسان | | | چراغ مظل | اصحاب خدا |
| حق قاسم انوار صدیق | | | حقیقت محرم | اسراء صدیق |
| حق دانش صدیق وحید | | | خطابش صادق | و نامست جعفر |

| | | | |
|--------------------------|--|----------------------------|------------|
| حق بازید آں نوحہ بطام | | راؤارش منور و سوم | شاہ |
| حق یو حسن آں قطب عالم | | مشتفی شہ | مقدم |
| حق نوحہ پیر طریقت | | بہار فقر و عرفان | و حقیقت |
| حق شیخ ابو یعقوب یوسف | | جمال افراء ارہاب تصوف | |
| حق خواجہ عبدالقانی ما | | تکلیف حنج تخت کان معنی | |
| حق خواجہ کو عارف آمد | | دست شک گلزار واقف آمد | |
| حق خواجہ محمود نامی | | ولایت مصطفیٰ | والا مقامی |
| حق کاشف انوار عرفان | | عینی راجحی خواجہ عزیزاں | |
| حق خواجہ بابا محمد | | مشیت پایہ ارشاد مستند | |
| حق آنکہ نام اوا میرست | | کمل عارف و کامل نقیرست | |
| حق خواجہ حق آفتاب | | بنام الدین طریقت بنشوداے | |
| حق قطب ارشاد زمانہ | | علاء الدین حقیقت آشیانہ | |
| حق آنکہ یعقوبست نامش | | فروغ دیدہ عرفان مقامش | |
| حق بہر الدین خواجہ احرار | | محمد اللہ نور چشم اخبار | |
| حق آنکہ زلفہ نام دارد | | شراب معرفت در جام دارد | |
| حق شاہ معنی خواجہ درویش | | حق پیوستہ و دارست از غولیش | |
| حق خواجگی کو حق لکں بود | | پہ عالم یادگار خواجگان بود | |
| حق خواجہ عبدالقانی ما | | نگاہ حق نامش ساقی ما | |
| حق حضرت شیخ مجدد | | سکینی مصطفیٰ عالی محابہ | |

حق غلام محمد الدین معصوم
حق نقشند آن نقشہ اللہ
حق آمروے فقر و ارشاد
حق مشرقی صبح ولایت
حق خواجہ ماشاء آفاق
حق افضل دمس قبلہ جاں
حق این همه حیران برحق
حق او مرا تو شاد گردان
الحی ہمدردمانیاں ہم
حق مرشد ما سید احمد
ہاں مفتی امین دین دولت
ہے اس معبود ملت و ہمدین
شرف راضیہ عشق و جنوں کن
ہوادش چنان افراد گوار
کہ شہرت یافتہ از ہند تا روم
ابوالقاسم علیہ رحمۃ اللہ
زیر آن قبلہ انقلاب و افراد
ضیاء اللہ بحر با ہدایت
بکفر اندر علم در معرفت طاق
کہ نامش می فراخ نور ایمان
بکن دیدار علی را و اصل حق
مگر تاز خود و آزاد گردان
ہے عشق تو و احمدی فغانیم
نور کن دلم از نور احمد
مصلحت کن مرا از دہم و علت
مرا از سحر خود کن خادم دین
شریک زمرہ لا محفلوں کن
کہ از تبلیغ دین باشند مرشار

۱۔ فقید العصر حضرت مولانا مفتی ابوسعید محمد امین نقشبندی مدظلہ العالی

مہتمم جامعہ امینہ رضویہ، محمد پورہ، فیصل آباد

۲۔ رضویات کے بین الاقوامی تحقیقی بیرونی طریقت پرانی سرور اکبر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی، کراچی

شجرہ طیبہ قادریہ مجددیہ

آئی بحرمیت سرور عالم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
آئی بحرمیت حضرت امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ
آئی بحرمیت حضرت امام حسن علی حدود علیہ السلام
آئی بحرمیت حضرت مفتی رضی اللہ عنہ
آئی بحرمیت حضرت سید عبداللہ محض رضی اللہ عنہ
آئی بحرمیت حضرت سید موسیٰ الجون رضی اللہ عنہ
آئی بحرمیت حضرت سید داؤد صورت رضی اللہ عنہ
آئی بحرمیت حضرت سید موسیٰ صورت رضی اللہ عنہ
آئی بحرمیت حضرت سید یحییٰ زاید رضی اللہ عنہ
آئی بحرمیت حضرت سید موسیٰ جنگی دوست رضی اللہ عنہ
آئی بحرمیت حضرت سید ابوصالح رضی اللہ عنہ
آئی بحرمیت حضرت نوح اعظم محبوب سبحانی حضرت سید عبدالقادر جیلانی
رضی اللہ عنہ
آئی بحرمیت حضرت سید عبدالرزاق رضی اللہ عنہ
آئی بحرمیت حضرت سید شرف الدین قتال رضی اللہ عنہ
آئی بحرمیت حضرت سید عبدالوہاب رضی اللہ عنہ
آئی بحرمیت حضرت سید بہاء الدین رضی اللہ عنہ
آئی بحرمیت حضرت سید عقیل رضی اللہ عنہ

آئی بکرمیت حضرت سید شمس الدین صحرانی رضی اللہ عنہ
 آئی بکرمیت حضرت گداز حسن ثانی رضی اللہ عنہ
 آئی بکرمیت حضرت سید نقییل رضی اللہ عنہ
 آئی بکرمیت حضرت شاہ کمال کیحلی رضی اللہ عنہ
 آئی بکرمیت حضرت شاہ سکندر رضی اللہ عنہ
 آئی بکرمیت حضرت امام ربانی محبوب محمدانی حضرت شیخ احمد مجتہد دلف ثانی
 رضی اللہ عنہ
 آئی بکرمیت حضرت ایشاں غرورۃ الوحی خواجہ محمد معصوم رضی اللہ عنہ
 آئی بکرمیت حضرت حبیب اللہ محمد نقشبندی رضی اللہ عنہ
 آئی بکرمیت حضرت قبلہ عالم خواجہ محمد زبیر رضی اللہ عنہ
 آئی بکرمیت حضرت خواجہ ضیاء اللہ نقشبندی رضی اللہ عنہ
 آئی بکرمیت حضرت شیخ المشائخ محبوب خلاق امام الطریقہ حضرت شاہ
 محمد آفاق رضی اللہ عنہ
 آئی بکرمیت حضرت نقیب الاقطاب مجتہد و دوران سید نامولانا شاہ فضل رحمن
 آئی بکرمیت حضرت شیخ المشائخ امام اہلی سنت حضرت مولانا الحاج علامہ
 ابو محمد سید محمد ید اعلیٰ شاہ صاحب محدث انوری رضی اللہ عنہ
 آئی بکرمیت سراج اہل تقویٰ مفتی اعظم پاکستان علامہ ابو البرکات
 سید احمد قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 آئی بکرمیت ایشاں نقیر محمد عبد الحکیم شرف قادری راز مقبولان خویش
 گرداں

آسباق سلسلہ عالیہ قادریہ مبارکہ

۱۔ استغفار
 اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ
 وَأَتُوبُ إِلَيْهِ وَأَسْأَلُهُ التَّوْبَةَ - ایک سو ایک بار
 ۲۔ ثقی واثبات
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ هُوَ كَعْدِ مُحَمَّدٍ وَرَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ایک ہزار الہی انت مقصودنا
 وَرِضَاكَ مَطْلُوبُنَا آمِنًا مَحَبَّةُ ذَاكَ وَمَعْرِفَةُ
 صِفَاتِكَ
 ۳۔ اثبات
 إِلَّا اللَّهُ هُوَ كَعْدِ مُحَمَّدٍ وَرَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ایک بار
 ۴۔ مراقبہ
 اللَّهُ
 ۵۔ اسم شریف
 اللَّهُ
 ۶۔ ضمیر مبارک
 هُوَ
 ۷۔ اسم مبارک اور ضمیر
 اللَّهُ هُوَ
 ۸۔ ضمیر اور اسم کریم
 هُوَ اللَّهُ
 ۹۔ راز و نیاز
 أَنْتَ الْهَادِي أَنْتَ الْحَقُّ لَيْسَ الْهَادِي إِلَّا هُوَ
 ۱۰۔ درود شریف قادریہ
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهٖ
 وَحَبَرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ
 پانچوں نمازوں کے بعد:- تسبیح سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا چوبیس:
 سُبْحَانَ اللَّهِ ۳۳ بار۔ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ ۳۳ بار۔ اَللَّهُ أَكْبَرُ ۳۳ بار
 نماز فجر کے بعد ایک تسبیح یا عَزَّ وَجَلَّ اللَّهُ۔ نماز ظہر کے بعد ایک تسبیح یا کَرِهُمُ يَا اللَّهُ۔
 نماز عصر کے بعد ایک تسبیح یا جَبَّارُ يَا اللَّهُ۔ نماز مغرب کے بعد ایک تسبیح یا سَتَّارُ يَا اللَّهُ۔
 نماز عشاء کے بعد ایک تسبیح یا غَفَّارُ يَا اللَّهُ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی خاص اصطلاحات اور طریقہ سلوک حضرت خواجہ سید محمد بہاء الدین نقشبند رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے سلسلے کی بنیاد پر کلمات پر رکھی ہے، ان میں سے آٹھ کلمات حضرت خواجہ عبداللہ نقشبند رحمہ اللہ تعالیٰ سے اور باقی تین آپ سے منقول ہیں، ان کی مختصر تفصیل درج ذیل ہے:-

۱۔ ہوش دردم:

اس کا مطلب یہ ہے کہ سالک کا ہر سانس یا دلتی میں گزرے، اگر کوئی سانس غفلت میں گزر جائے تو اس پر توبہ و استغفار کرے۔

۲۔ نظر بر قدم:

چلتے وقت دائیں، بائیں یا اوپر نیچے نہ دیکھیں، نظر پر نظر رکھیں کہ وہ ہنسنے نہ پائے، بس چلتے رہیں، منزل میں جے کرتے رہیں، اس کا یہ مطلب بھی ہے کہ سالک اس بات پر نظر رکھے کہ اس کا قدم نیکی کی طرف اٹھ رہا ہے، یا بدی کی طرف؟ اگر نیکی کی طرف ہے تو مزید آگے بڑھے اور اگر برائی کی طرف ہے تو پیچھے ہٹ جائے۔

۳۔ سفر در وطن:

اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے، اسے بری صفات مثلاً دنیا، مرے اور مال کی محبت، عجب، حسد، بغض، عداوت اور غیبت سے پاک کر کے اچھی صفات مثلاً صبر، شکر، توکل، رجا، تسلیم و رضا وغیرہ سے موصوف کرے، کیونکہ جب تک سالک کا دل بری صفات سے پاک نہیں ہوگا،

اس وقت تک اس کے دل میں انوار الہیہ کا گزر نہیں ہو سکتا۔

یاد رہے کہ سیر کی دو قسمیں ہیں (۱) سیر آفاقی یعنی مخلوقات کو دیکھ کر خالق کی طرف متوجہ ہونا اور اس کی عظمت کا ادراک کرنا۔ (۲) سیر انفسی یعنی آدمی اپنے اندر غور و فکر کر کے یاد الہی کی طرف متوجہ ہو، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: **وَلْيُفَكِّرْ أَنْفُسَكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ** کیا تم اپنے نفسوں میں غور نہیں کرتے؟ مشائخ نقشبندیہ نے اسی دوسری قسم کا انتخاب کیا ہے۔

۴۔ خلوت در انجمن:

اس کا مطلب یہ ہے کہ بظاہر مخلوق کے ساتھ مشغول رہنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہیں، ظاہر کو اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت، فرائض، واجبات اور سنتوں کی ادائیگی کے ساتھ آراستہ کریں۔ باطن کو یاد الہی اور یاد حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منور کریں، سب کے ساتھ رہیں، سب سے الگ رہیں، مشائخ کرام فرماتے ہیں: دست بکارِ دل بیاں، ہاتھ کام کاج میں مصروف اور دل محبوبِ حقیقی کی یاد میں محو۔

از دروں شو آشنا و از ہروں بیگانہ دش

ایں چنینی زیارِ دش کم دیدہ باشی در جہاں

۵۔ یاد کرد:

اس سے مراد یہ ہے کہ آدمی ہر حال اور ہر وقت ذکر میں اس طرح مشغول رہے کہ مرتبہ حضوری حاصل ہو جائے، خواہ وہ ذکر بانی ہو یا قلبی، اسم ذات کا ذکر ہو یا نفی و اثبات اس طرح ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل

کرنے کو یاد کرنا کہتے ہیں۔

○ ہاشم داہم اے پیر و پادشاه
گر خبر داری ز عدل و داد حق
○ یاد او سرمایہ ایمان بود
ہر گندہ از یاد او سلطان بود
○ گر تو خواہی زمین با آبرو
یاد او کن ، یاد او کن ، یاد او

۶۔ بازگشت:

اس سے مراد یہ ہے کہ دوران ذکر تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد یہ دعا پڑھی جائے۔ "إِلَهِیْ أَنْتَ مَقْصُودُنَا وَرِضَاكَ مَطْلُوبُنَا إِنَّمَا حُجَّةُ ذَاكَ وَ مَعْرِفَةُ صِفَاتِكَ" اے اللہ! تو ہمارا مقصود ہے اور تیری رضا ہمارا مطلوب ہے، ہمیں اپنی ذات کی محبت اور اپنی صفات کی معرفت عطا فرما۔

۷۔ نگہداشت:

اس سے مراد یہ ہے کہ دل کے خیالات اور وسوسوں پر نگاہ رکھے اور اگر ذکر کرتے وقت اللہ تعالیٰ کے ماسوا کا خیال دل میں آجائے تو فوراً ہٹا دے، اللہ تعالیٰ کے سوا کسی قسم کا خیال دل میں ہرگز نہ آنے دے۔

۸۔ یادداشت:

اس کا مطلب یہ ہے کہ مراقبہ اس طرح کیا جائے کہ ظاہر و باطن اللہ تعالیٰ

کی طرف لگا رہے اور توجہ اس قدر راسخ ہو جائے کہ مراقبہ (پہرہ دینے) کی بھی ضرورت نہ رہے، اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہ ہونے پائے، ورنہ مقصود تک کبھی رسائی حاصل نہ ہوگی۔

۹۔ وقوف عددی:

اس سے مراد یہ ہے کہ سالک سانس روک کر "ذکر قلبی و اشبات" (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ) کرے اور طاق عدد پر سانس چھوڑے (یاد رہے کہ سانس ہلک کی طرف سے چھوڑے، منہ کی طرف سے چھوڑنے میں دانتوں کے نقصان کا خطرہ ہے) یہ بھی یاد رہے کہ جیس دم اور وقوف عددی شرائط ذکر میں سے نہیں ہے، ہاں البتہ وقوف قلبی واجبات اور شرائط ذکر میں سے ہے جس کا ذکر بعد میں آ رہا ہے۔

لفظی و اشبات کا مقصد صرف وجود انسانی کی نفی نہیں بلکہ یہ ہے کہ کائنات کی نفی ہو جائے اور "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کہتے وقت اللہ تعالیٰ کے وجود برحق کا اس طرح اشبات کیا جائے کہ جذبات الہیہ کے آثار محسوس ہونے لگیں۔

۱۰۔ وقوف زمانی:

اس کا مطلب یہ ہے کہ سالک ماضی کی غفلتوں اور بھول چوک پر شرمندہ رہے اور اس بات سے باخبر رہے کہ اس کا وقت کیسے گزر رہا ہے؟ جو وقت اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں گزرے اس پر رب کریم جل شانہ کا شکر ادا کرے اور جو وقت معصیت اور غفلت میں گزرے اس پر شرمندہ ہو اور توبہ و استغفار کرے، اسی کو صوفیہ کی اصطلاح میں "مخاسبہ" کہتے ہیں۔

۱۱۔ وقوف قلبی:

اس سے مراد یہ ہے کہ سالک ذکر کے وقت اپنے دل کو غافل نہ ہونے دے اور اپنی زبان کو بند رکھ کر زبان خیال سے ذکر کرے اور اپنے ظاہر و باطن سے اس ذکر کی آواز کو سنتا رہے۔

اہام الطریقۃ حضرت خواجہ سید محمد بہاء الدین نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک وقوف قلبی وصول الی اللہ کا بہت بڑا رکھن ہے اور طریقۃ نقشبندیہ کا دار و مدار اسی پر رکھا گیا ہے۔ (۱)

طریقۃ بیعت:

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ قادریہ میں مشائخ نے بیعت کا یہ طریقہ مقرر فرمایا ہے کہ پیر اور مرید ہونے والا یا اذب روزانو بیٹھ کر (چہار روز کو بھی بیٹھ سکتے ہیں) ہاتھ ملاتے ہیں، بیعت ہونے والے کو پیر اس طرح القائے نسبت کرتے ہیں: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَاتُوبُ اِلَيْهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور درود شریف پڑھا کر کہا جاتا ہے کہ "میں نے آپ کو سیدی حضرت محبوب سبحانی سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدی حضرت خواجہ سید محمد بہاء الدین نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غلامی میں دیا" مرید ہونے والا کہتا ہے "میں نے قبول کیا" اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے "میں آپ کو قادریہ نقشبندیہ دونوں طریقوں میں مرید کرتا ہوں۔"

پھر مرشد ضروری نصیحتوں سے آگاہ کرتا ہے، پہلی نصیحت یہ ہے کہ نماز

۱۔ (۱) محمد عبداللہ نقشبندی، محدث دکن، سید: سلوک مجددیہ ص ۷۷۔

(ب) شجرۂ حقیقہ، مفتی اعظم ہند حضرت شاہ محمد مظہر اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ ص ۲۸۔۲۹

اگر ہو سکے تو نماز تہجد کے بعد ورنہ نماز فجر کے بعد ایک تسبیح استغفار کریں: "اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاتُوبُ اِلَيْهِ" کیونکہ دل کی صفائی کے لئے استغفار بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اس کے بعد حسب ذیل طریقے پر ذکر کریں۔

نماز، درود شریف، قرآن پاک جو بھی پڑھا جاتا ہے وہ زبان سے پڑھا جاتا ہے لیکن یہ سبق زبان کو روک کر خیال کو دل کی طرف لے جا کر "اللہ اللہ" اس طرح کہنا کہ دل سے "اللہ اللہ" ادا ہوتا ہوا معلوم ہو۔ قلب (دل) بائیں پستان سے دوا نکل نیچے تر چھا بغل کی جانب واقع ہے، اس ذکر کے لئے وضو طہارت کی ضرورت نہیں، وضو بے وضو، پاکی اور ناپاکی کی حالت میں، چلتے، پھرتے، کھڑے، بیٹھے، لیٹے، ہر حال میں جاری رہنا چاہیے تصور کی آنکھ سے دل پر اسم جلال (اللہ) لکھا ہوا پڑھیں، یہ پہلا سبق ہے، اس کے بعد پیر و مرشد دوسرے اسباق کی تعلیم دے گا۔

جاننا چاہیے کہ انسان دس لطیفوں سے مرکب ہے، پانچ لطیفے عالم امر کے ہیں اور پانچ عالم خلق کے، عالم امر وہ عالم ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی واسطے کے "امر کن" سے پیدا فرمایا، عالم خلق کو خلق اس لئے کہتے ہیں کہ یہ عالم اسباب و مسببات کی تقدیر خاص کے ساتھ تدبیر پیدا ہوا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اَلَا اِنَّهٗ الْاَمْرُ وَالْخَلْقُ"۔ لطائف عالم امر پانچ ہیں۔

- ۱۔ **قلب:** ————— بائیں پستان سے دوانگی نیچے پٹلی کی طرف
 ۲۔ **روح:** ————— دائیں پستان سے دوانگی نیچے پٹلی کی طرف
 ۳۔ **بصر:** ————— بائیں پستان کے اوپر دوانگی کے فاصلے پر
 ۴۔ **خفی:** ————— دائیں پستان کے اوپر دوانگی کے فاصلے پر
 ۵۔ **اخفی:** ————— سینے کے درمیان

عالم خلق کے لطائف یہ ہیں:

- ۱۔ **نفسی:** ماتھے کے اوپر پیشانی کے درمیان
 ۲۔ **قالبی:** (یہ مجموعہ ہے ہوا، پانی، آگ اور مٹی کا) یہ سر کے وسط میں ہے۔
 یاد رہے کہ ان لطائف کا اصل عرش الہی کے اوپر ہے، جوں جوں
 سائیک ان لطائف کا ذکر کرتا ہے اس کا تعلق ان اصول کے ساتھ قوی ہوتا جاتا
 ہے۔ اس لحیفہ میں سائیک کے عناصر اربعہ جن کا ابھی ذکر ہوا ہے، کا ترکیب ہوتا
 ہے اور اس مقام میں سائیک کے ہر رگ و پے میں اور بنی موسے ذکر آئی جاری
 ہوتا ہے۔ مشرّف نقشبند یہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے مبتدی کی تعلیم کا آغاز عالم امر کے
 لطائف سے کیا ہے، ان کی تکمیل کے بعد عالم خلق کے لطائف کا سبق دیتے ہیں۔
 ان دس لطائف کی تفصیل درج ذیل خاکہ میں ملاحظہ ہو جس میں بتایا
 گیا ہے کہ یہ لطائف کس جگہ ہیں؟ اللہ تعالیٰ کے کس نبی علیہ السلام کے زیر قدم ہیں
 اور ان کا رنگ کیا ہے؟ مثلاً لطیفہ اخفی کا رنگ سبز ہے، جب آپ لطیفہ اخفی
 کا ذکر کر کے آنکھیں بند کریں گے تو آپ کے سامنے سبز رنگ آجائے گا۔

یہ خاکہ بین الاقوامی مبلغ اسلام حضرت علامہ شاہ عبدالعلیم صدیقی
 میرٹھی مدنی (جن تک راقم کی سند اجازت مولانا محمد علی مراد شاہی رحمہم اللہ تعالیٰ
 کے واسطے سے پہنچتی ہے) نے اپنی کتاب "کتاب التصوف" (طبع کراچی)
 میں درج کیا ہے، لیکن اس میں کتابت کی غلطی یہ ہے کہ دائرے میں عالم امر کی
 جگہ عالم خلق اور عالم خلق کی جگہ عالم امر لکھ دیا گیا ہے۔

ہر دم خدا را یاد کن دلہائے غمگین شاد کن
 بلبل صفت فریاد کن مشغول شو در ذکر خُو
 در روز باشی صائم در لیل باشی قانع
 در ذکر باشی رام مشغول شو در ذکر خُو

(امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز)

- ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد کرو، غمگین دلوں کو خوش کرو، بلبل کی طرح
 فریاد کرو، ہر وقت اس کے ذکر میں مصروف رہو۔
- دن کے وقت روزہ رکھو، رات کو قیام کرو، ہمیشہ ذکر میں
 مصروف رہو، اسی کی یاد میں مشغول رہو۔



بقلم حضرت میاں شیر محمد صاحب رحمہ اللہ



جب یہ تمام اسباق پورے ہو جائیں تو ”نفی و اثبات“ (کلمہ طیبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ) کا ورد کریں اور وہ اس طرح کہ ناف سے کلمہ لا اٹھا کر سینے سے گزارتے ہوئے دماغ (علیہ السلام) تک اور وہاں سے عرش مجید تک لے جائیں، وہاں سے کلمہ اَللّٰہ شروع کر کے بائیں کندھے تک لے جائیں اور وہاں سے اَلَا اِلٰہَ سِوَاہُ کے ہوتے دل پر ضرب لگائیں، ایک طبع پوری ہونے پر پڑھیں:

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ
وَأَصْحَابِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ

إِلَهِي أَنْتَ مَقْصُودُنَا وَرِضَاكَ مَطْلُوبُنَا آمِينَ

اے اللہ! تو ہمارا مقصود ہے اور تیری رضا ہمارا مطلوب ہے، ہمیں اپنی ذات کی محبت اور اپنی صفات کی معرفت عطا فرما۔

ذکر کے بعد جس سلسلے میں بیعت ہوں اس سلسلے کا شجرہ مبارکہ پڑھیں اور بزرگوں کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا مانگیں کہ اے اللہ! ہمیں فلاں فلاں جائز مقاصد میں کامیابی عطا فرما۔

مراقبات:

اس کے بعد درج ذیل مراقبات کئے جائیں اور پیر و مرشد جتنے دن مراقبہ کرنے کا حکم دیں اتنے دن مراقبہ کریں۔ ایک بزرگ نے دیکھا کہ ایک بلی تلے کے پاس اس طرح بیٹھی ہوئی ہے کہ اس کی پوری توجہ تلے پر مرکوز ہے اور

اس کے جسم کا ایک ایک بال کھڑا ہے، تھوڑی دیر کے بعد ایک چوہا بلی سے ٹکرا جسے اس نے فوراً دبوچ لیا، یہیں سے اس بزرگ نے مراقبہ کا تصور لیا کہ اگر انسان اپنے ظاہر و باطن کو پوری محویت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کر لے گا تو لازماً اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے فیوض و برکات اس کے لطائف پر وارد ہوں گے، کسی بزرگ نے صحیح فرمایا ہے:

چوں نشینی بردور دار کسے عاقبت نبی تو ہم روئے کسے

کشے کہ عشق دارد نگذاردت بدیاں

بجنازہ گریانی ہزار خوانی آمد

جو بھی مراقبہ کریں اس کا طریقہ یہ ہے کہ آنکھیں بند کر کے زبان تالو سے لگا کر دل کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کر کے اور مرشد کی صورت کو اپنے سامنے خیال کر کے زبان دل سے اسم جلال ”اللہ اللہ“ کا ذکر کریں، سانس حسب معمول جاری رہے، اور اگر اسم جلال (اللہ) لکھ کر اپنے سامنے رکھ لیں یا آویزاں کر لیں تو اسم جلال کا تصور پختہ کرنے میں مدد ملے گی۔ اور یہ بھی اہم مقاصد میں سے ہے:

مراقبات اور ان کی نیتیں

۱۔ مراقبۂ احادیث

نیت: میرے لطیفہ قلب پر بواسطہ میرے مرشد کے اس ذات سے فیض آتا ہے جو تمام صفات کمال کی جامع ہے اور تمام نقصانات سے پاک ہے۔ اس مراقبہ کے مکمل ہونے کی علامت یہ ہے کہ باسوی اللہ تعالیٰ کا خیال دیر تک دل میں نہ آئے۔

۲۔ **مراقبۂ معیت (ولایت صغریٰ)**

نیت: میرے لطیفہ قلب پر میرے مرشد کے واسطے سے فیض آتا ہے اس ذاتِ اقدس سے جو میرے اور ممکنات کے ہر ذرے کے ساتھ ہے، جیسے ارشادِ بانی ہے: **وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ**۔ اس مراقبہ میں تجلیاتِ نعتیہ کی سیر اور توحید و جود کی کا انکشاف ہوتا ہے اور اس کا نام ولایت صغریٰ اور ولایت اولیاء ہے۔

۳۔ **مراقبۂ لطیفۂ قلبی:**

نیت: تجلیاتِ افعالیہ الہیہ سے فیض آتا ہے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے دل مبارک پر اور وہاں سے فیض آتا ہے حضرت آدم علیہ السلام کے دل مبارک پر اور وہاں سے فیض آتا ہے پیرانِ کبار کے دل پر اور وہاں سے میرے ہیر کے دل پر اور وہاں سے میرے دل پر۔

۴۔ **مراقبۂ لطیفۂ روحی:**

نیت: تجلیاتِ صفاتِ شہوتیہ (حیات، علم، قدرت وغیرہ) سے فیض آتا ہے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی روح النور پر، وہاں سے فیض آتا ہے حضرت نوح اور حضرت ابراہیم علیہما السلام کی روح النور پر وہاں سے پیرانِ کبار اور میرے ہیر کی روح پر اور ان کے واسطے سے فیض آتا ہے میری روح پر۔

توقف روز

۵۔ **مراقبۂ لطیفۂ سری:**

نیت: تجلیاتِ شہیون ﷺ و افعالیہ الہیہ سے فیض آتا ہے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ

کے لطیفہ سر پر، وہاں سے فیض آتا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لطیفہ سر پر، وہاں سے فیض آتا ہے پیرانِ کبار اور میرے ہیر کے لطیفہ سر پر اور وہاں سے فیض میرے لطیفہ سر پر آتا ہے

توقف روز

۶۔ **مراقبۂ لطیفۂ خفی:**

نیت: تجلیاتِ صفاتِ سلپیہ الہیہ (لم یلد ولم یولد۔ لا جسم ولا جوہر وغیرہ) سے فیض آتا ہے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے لطیفہ خفی پر وہاں سے فیض آتا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لطیفہ خفی پر، وہاں سے فیض آتا ہے پیرانِ کبار اور میرے ہیر کے لطیفہ خفی پر اور وہاں سے فیض آتا ہے میرے لطیفہ خفی پر۔

توقف روز

۷۔ **مراقبۂ لطیفۂ اخفی:**

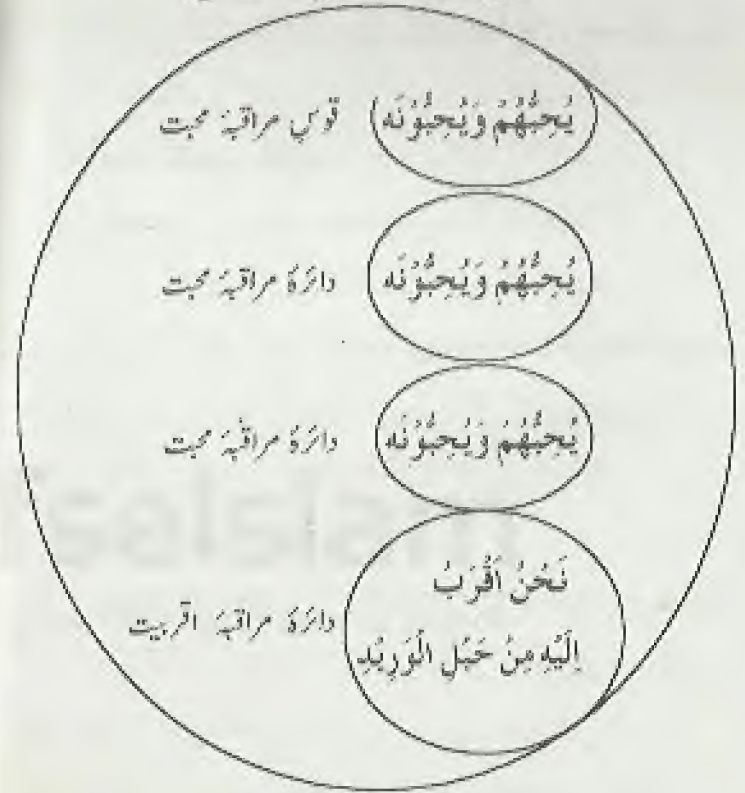
نیت: تجلیاتِ شانِ جامع (ذات جامع، جمیع صفات کمال) سے فیض آتا ہے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے لطیفہ اخفی پر، وہاں سے پیرانِ کبار اور میرے ہیر کے لطیفہ اخفی پر اور وہاں سے میرے لطیفہ اخفی پر۔

توقف روز

اس مقام میں سالک **تَخَلَّقُوا بِأَخْلَاقِ اللَّهِ** کا مصداق بن جاتا ہے۔ یعنی سالک سے اخلاقِ ذمہ کا زائل ہونا اس لطیفہ کی فہم اور **تَخَلَّقُوا بِأَخْلَاقِ اللَّهِ** کا مصداق بننا اس لطیفہ کی بقا ہے۔

یہ شیون سے مراد اللہ تعالیٰ کے معلوماتِ اجمالیہ ہیں، جب کہ معلوماتِ تفصیلیہ کو اعیانِ ثابتہ کہا جاتا ہے۔

مراقبات لطیفۂ نفس



معلوم ہونا چاہیے کہ لطیفۂ نفسی میں ساڑھے تین دائرے ہیں جیسے کہ

اوپر دئے گئے نقشے سے ظاہر ہے۔

نوٹ: قرب خداوندی اگرچہ بے مثال اور فہم و ادراک سے باہر ہے، مگر حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو کثیف دوائر سے تعبیر فرمایا ہے، لفظ دائرہ کا ہر مقام میں استعمال کرنا اس لئے بھی مناسب سمجھا گیا کہ جس طرح دائرہ کا کوئی گوشہ اور کوئی سمت نہیں اسی طرح قرب خداوندی کے ہر مقام میں کوئی سمت اور کوئی حد مقرر نہیں ہے، دائرہ قرب خداوندی کی دوائر سے مناسبت ہی کیا ہے ۱۲۹ سلوک مجددیہ از محدث کن سید محمد اللہ شاہ ص ۲۹ (طبع دارالخلاص، لاہور)

۸۔ مراقبۂ اقریبیت (ولایت کبریٰ)

نیت: میں پہلے دائرے میں ہوں جو اقریبیت کا دائرہ ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: (نَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ) اللہ مجھ سے میری شہ رگ سے زیادہ قریب ہے۔ اس ذات اقدس سے فیض آتا ہے مرشد کے لطیفۂ نفسی پر مع دائرہ اول، وہاں سے فیض آتا ہے میرے لطیفۂ نفسی پر مع دائرہ اول مع لطائف خمسہ عالم امر۔

ولایت کبریٰ درحقیقت انبیاء کرام علیہم السلام کی ولایت ہے، اسی دائرہ میں اسرار اقریبیت اور توحید شہودی سالک کے شامل حال ہوتے ہیں، اس مراقبہ میں سالک مقام خلقت ابراہیمی سے منسبت پیدا کر کے اسماء و صفات الہیہ سے فیض حاصل کرتا ہے۔

۹۔ مراقبۂ محبت (۱)

نیت: میں دائرہ ثانیہ میں ہوں جو اصل ہے دائرہ اول کا، یُسَبِّحُهُمْ وَيُحِبُّونَهُ کے مطابق اللہ تعالیٰ ہمیں دوست رکھتا ہے اور ہم اللہ تعالیٰ کو دوست رکھتے ہیں۔

اس ذات اقدس سے فیض آتا ہے مرشد کے لطیفۂ نفسی پر مع دو دائرہ اور وہاں سے فیض آتا ہے میرے لطیفۂ نفسی پر مع دو دائرہ مع لطائف خمسہ عالم امر۔

بادر ہے کہ دوسرا دائرہ پہلے دائرہ کا اصل یا بطون ہے، اس مراقبہ میں سالک کا نفس مطمئن ہو جاتا ہے، ایسے نفس والا انسان دنیاوی معاملات سے بے

خبر ہو جاتا ہے اور ایسے ہی نفس والے کو قرآن مجید میں بشارت دی گئی ہے کہ :
يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۔
اے اطمینان والی جان! اپنے رب کی طرف لوٹ، اس حال میں کہ تو رب سے
راضی اور وہ تجھ سے راضی۔

۱۰۔ مراقبہ محبت (۲)

میں دائرہ ثالث میں ہوں جو اصل ہے۔ دائرہ ثانیہ کا لب حیثہ ہم
وُجُوْدُہ کے مطابق ہم اللہ تعالیٰ کو دوست رکھتے ہیں اور وہ ہمیں دوست رکھتا
ہے۔ اس ذات اقدس سے فیض آتا ہے، مرشد کے لطیفہ نفسی پر مع
دوائر مع لطائف خمسہ عالم امر۔

اس مراقبہ میں سالک کا نفس مع سہ دائرہ و لطائف خمسہ عالم امر نور
فیض ہوتا ہے، نبی اکرم ﷺ کے تعلق کی بنا پر اس مقام میں سالک پر الہام
ہو سکتا ہے تب اس کا نفس مطہر سے مکمل بن جاتا ہے۔

۱۱۔ مراقبہ محبت (۳)

نیت : میں قوس میں ہوں جو اصل ہے دائرہ ثالث کا، یُبْحِثُہم
وُجُوْدُہ کے مطابق اللہ تعالیٰ ہمیں دوست رکھتا ہے اور ہم اللہ تعالیٰ کو دوست
رکھتے ہیں۔ اس ذات اقدس سے فیض آتا ہے مرشد کے لطیفہ نفسی پر مع
قوس مع دوائر خلاشہ وہاں سے فیض آتا ہے میرے لطیفہ نفسی پر مع قوس مع
دوائر خلاشہ و لطائف خمسہ عالم امر۔

یہ مقام عالم ارواح سے تعلق رکھتا ہے، چونکہ عالم ارواح میں نبی اکرم ﷺ

کا اسم مبارک "احمد" (ﷺ) ہے، اس لئے اس مراقبہ میں سالک مقام
محبوبیت احمدی (ﷺ) سے مناسبت پیدا کر کے ذات باری تعالیٰ سے فیض
حاصل کرتا ہے۔

۱۲۔ مراقبہ اسم ظاہر: هُوَ الظَّاهِرُ

نیت : وہ ذات جو مسمیٰ ہے اسم ظاہر کا اس سے فیض آتا ہے مرشد کے
لطیفہ نفسی پر مع قوس و دوائر خلاشہ وہاں سے فیض آتا ہے میرے لطیفہ نفسی پر مع
قوس و دوائر خلاشہ۔

اللہ تعالیٰ نے جب اپنے معلومات ابراہیمہ کو ظہور کا درجہ دینا چاہا تو اسم
"الظاہر" کی تجل فرمائی جس سے کائنات کا ظہور ہوا، دنیا آثار و افعال الہیہ
کے ظہور کا مقام ہے، ان آثار کی نفی کرنا اور ان سے مؤثر حقیقی کا پتا چلانا اس مراقبہ
کا حاصل ہے، اس مقام میں اسماء و صفات کی تجلیات وارد ہوتی ہیں اور اس مراقبہ
کے ذریعے سالک کو سیر آفاقی کے لئے ایک بازو (پرواز) میسر آ جاتا ہے۔

۱۳۔ مراقبہ اسم باطن: هُوَ الْبَاطِنُ

نیت : اس ذات سے فیض آتا ہے جو مسمیٰ ہے اسم باطن کا مرشد کے
عناصر خلاشہ پر سوائے عنصر خاک کے، وہاں سے فیض آتا ہے میرے عناصر خلاشہ
پر سوائے عنصر خاک کے۔

اس مقام میں عناصر خلاشہ (ہوا، پانی، آگ، بنو و فیض ہیں، سالک
اس مرتبہ میں تجلیات اسماء و صفات الہی سے گزر کر تجلیات ذات اقدس
(جو مقصود حقیقی ہے) کی سیر کے قابل ہو جاتا ہے، اس مقام میں ذکر تہلیل (کلمہ

طیب) نوافل، طویل قیام اور قراءت کے ساتھ ترقی بخش ہوتے ہیں، یہ وہ مقام ہے جہاں شرعی رخصت کو اختیار کرنا بھی مستحسن نہیں ہے، بلکہ اس مقام پر عزیمت اختیار کرنا ترقی بخشتا ہے۔

۱۴۔ مراقبہ کمالات نبوت

نیت: وہ ذات جو نشانے کمالات نبوت کا، معز اے جمع اعتبارات سابقہ سے اور معز اے تمام تعینات سے، اس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کے عنصر خاک پر مع عناصر ثلاثہ، وہاں سے فیض آتا ہے میرے عنصر خاک پر مع عناصر ثلاثہ۔

ساکل جب ولایت علیا کے فیضان والوار سے مشرف ہو کر مرتبہ کمال پر پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسے کمالات نبوت کے مقام کا مشاہدہ کرایا جاتا ہے جو نہایت ارفع و اعلیٰ مقام ہے۔

اس مقام میں بوجہ ابتداء نبی اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ سے ایک خاص تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔

اتصالے بے تکیف ہے قیاس

ہست رب الناس را با جانِ ناس

ہے خدا کا اپنے بندوں سے اک ایسا اتصال

جس کی کیفیت کا پانا اور سمجھنا ہے محال

قرآن مجید کی باتر تیل تلاوت اور با آداب و بطول قیام و قراءت نماز کی ادائیگی اور جواز کا راجحایت شریفہ سے ثابت ہیں یہ سب اس مقام میں ترقی بخش ہیں۔

۱۵۔ مراقبہ کمالات رسالت

نیت: اس ذات سے فیض آتا ہے جو نشانے کمالات رسالت ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر (یعنی مجموعہ کمال امر) وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

۱۶۔ مراقبہ کمالات اولوالعزم

نیت: اس ذات سے فیض آتا ہے جو نشانے کمالات اولوالعزم ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر، وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

۱۷۔ مراقبہ حقیقت کعبہ

نیت: اس ذات سے فیض آتا ہے جو حقیقت کعبہ ہے اور تمام ممکنات کے لئے معبود ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر اور وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

۱۸۔ مراقبہ حقیقت قرآن

نیت: مبدی و معیت ہے چوں حضرت ذات سے جو نشانے حقیقت قرآن ہے بواسطہ حیر و مرشد میری ہیئت وحدانی پر فیض آتا ہے۔

۱۹۔ مراقبہ حقیقت صلوٰۃ

نیت: وہ ذات ہے جو حقیقت صلوٰۃ ہے کمال و معیت ہے چوں حضرت ذات اس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

۲۰۔ مراقبہ معبودیت

نیت: اس ذات اللہ سے فیض آتا ہے جو معبود محض ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر اور وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ حقائق انبیاء علیہم السلام

۲۱۔ **مراقبہ حقیقت ابراہیمی** (علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام):

نیت: اس ذات سے فیض آتا ہے جو منشاء حقیقت ابراہیمی ہے۔
مرشد کی ہیئت وحدانی پر اور وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔ اس مراقبہ میں درود ابراہیمی کا کثرت سے پڑھنا بہت مفید ہے۔

۲۲۔ **مراقبہ حقیقت موسوی** (علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام):

نیت: وہ ذات جو منشاء حقیقت موسوی کا اور محبت ذات خود، اس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر، وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

اس مراقبہ میں یہ درود شریف بہت مفید ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی جَمِيعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ خُصُوْصًا
عَلٰی كَلِيْمِكَ سَيِّدِنَا مُوسٰى وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ۝

۲۳۔ **مراقبہ حقیقت محمدی** علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام:

نیت: وہ ذات جو منشاء حقیقت محمدی کا اور محبت و محبوب خود، اس ذات اقدس سے فیض آتا ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر اور وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

۲۴۔ **مراقبہ حقیقت احمدی**

نیت: وہ ذات جو منشاء حقیقت احمدی کا اور محبوب خود، اس ذات

اقدس سے فیض آتا ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

۲۵۔ **مراقبہ حب صرف:**

نیت: فیض آتا ہے اس ذات محبت (محض) سے جو منشاء حب صرف کا مرشد کی ہیئت وحدانی پر اور وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

۲۶۔ **مراقبہ لاتعین**

نیت: وہ ذات جو لاتعین ہے اس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر اور وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

نوٹ: ان مراقبات کے بارے میں تفصیلات کے لئے دیکھئے ”سلوک مجددیہ“ از محدث دکن مولانا سید عبداللہ شاہ نقشبندی اور ”معارف عنانیہ“ از مولانا محمد اللہ خان نقشبندی، نیز ”کتاب التصوف“ از عالمی مبلغ اسلام مولانا شاہ عبدالعلیم صدیقی میرٹھی (رحمہم اللہ تعالیٰ) یہ بھی یاد رہے کہ آج کل اکل حلال، صدق مقال، ذوق و شوق اور محبت و محنت کی کمی کی وجہ سے ضروری نہیں کہ ہر سالک مقامات مذکور پر فائز ہوا ہی جائے، تاہم کوشش جاری رکھنی چاہیے، ایک شارح نے کیا خوب کہا ہے:

اِنْ لَمْ تَكُنْ تُؤَامِنُهُمْ فَتَشْبَهُوْا

اِنَّ الشَّيْطٰنَ بِالْكَرَامِ فَلَاخ

اگر تم اولیاء میں سے نہیں ہو تو پھر بھی ان کے ساتھ مشابہت اختیار کرو، بے شک نیک اور پاک لوگوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنا بھی کامیابی ہے۔

أَحِبُّ الصَّالِحِينَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللَّهَ يَرْزُقُنِي صَاحِبًا

میں اگرچہ اولیاء میں سے نہیں ہوں تاہم ان سے محبت رکھتا ہوں اس
امید پر کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی نیک بنادے۔

فائدہ:

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے معمول پر اذکار و مراقبات سلوک کے
اصل مقاصد یہ ہیں:

○ سالک کے قلب کا تزکیہ ہو کر اس میں "نیت" (محبت الہی) استوار
ہو جائے جس کے باعث شگلی و نیاز مندی اور اخلاص اس کے پیش نظر رہے۔

○ اس کا ظاہر نبی اکرم ﷺ کی سنت مبارکہ کی پیروی سے آراستہ اور باطن
ماسوی اللہ سے منقطع ہو کر اسے "دوام حضور" کا مرتبہ حاصل ہو جائے۔

○ وہ اخلاق حمیدہ سے متصف ہو کر فرشتوں کی صفات سے ترقی کر کے
تَحَلَّقُوا بِأَخْلَاقِ اللَّهِ کا نمونہ بن جائے، تاکہ اسے معنوی مناسبت
کے اعتبار سے قرب خداوندی نصیب ہو جائے۔

○ سالک واقعات و حوادث زمانہ کو نقدیر اور مشیت ایزدی جان کر توکل
و تسلیم و رضا کا جو گز بن جائے، یہ سالکوں کا مقصود اعظم ہے۔

ختم خواجگان

(1) سورۃ فاتحہ 7 بار (2) درود شریف 101 بار (3) سورۃ الم نشرح
مع بسم اللہ الرحمن الرحیم 79 بار (4) سورۃ اخلاص مع بسم اللہ شریف 1001 بار
(5) سورۃ فاتحہ مع بسم اللہ شریف 7 بار (6) درود شریف 101 بار

- (7) یا قاضی الحاجات 101 بار (8) یا کافی المصہبات 101 بار
(9) یا دافع البلیات 101 بار (10) یا رافع الدرجات 101 بار
(11) یا شافی الامراض 101 بار (12) یا حل المشکلات 101 بار
(13) یا غیاث المستعینین 101 بار (14) یا مجیب الدعوات 101 بار
(15) یا ارحم الراحمین 101 بار۔ (16) درود شریف 101 بار
(17) لا حول ولا قوۃ الا باللہ 500 بار (18) درود شریف 101 بار۔
(نوٹ:- حسب گنجائش اس تعداد میں کمی بیشی بھی کی جاسکتی ہے۔)

اس کے بعد حسب معمول ایصالِ ثواب کر کے اپنے مقصد کے لئے
دعا کریں، اللہ تعالیٰ نیک مقاصد اور جائز مرادوں میں کامیابی عطا فرمائے۔

محمد عبد الحکیم شرف قادری

حضور سید عالم ﷺ کی زیارت

اکثر احباب اہل سنت و عزیزانِ طریقت دریافت کرتے ہیں کہ کوئی
ایسا وظیفہ بتایا جائے کہ جس پر عمل کرنے سے سرکارِ دو عالم نور مجسم علیہ الصلوٰۃ
والسلام کی زیارت کا شرف حاصل ہو۔ ذیل میں تین امور درج کئے جاتے ہیں
جن میں سے کسی ایک پر عمل کرے تو سرکارِ دو عالم ﷺ کرم فرمائیں تو اپنے نیاز
مند کو دولت و دیدار سے نوازیں اور مشرف فرمائیں۔

① نمازِ عشاء کے بعد با وضو سوئے اور سونے سے پہلے پانچ مرتبہ پڑھے
أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پھر پانچ مرتبہ پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پھر ایک مرتبہ پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ بِخَلْقِ مُحَمَّدٍ رَؤُوفٍ وَجَدَ

مُحَمَّدٍ (ﷺ) خَالًا وَمَالًا۔

② تین سوچ باوضو اس درود پاک کی روزانہ پڑھے رات کو یا دن کو جب چاہے
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلْتُ
جِيلَتِي أَذْرُكُنِي۔

③ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَزْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِهِ فِي
الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِهِ فِي الْقُبُورِ۔ بعد نماز عشاء باوضو ایک سوچ پڑھ لے۔
اور ادو وظائف اور بھی بہت مگر قلت وقت کی وجہ سے چند درود تحریر کر
دیئے ہیں فقیر کیلئے دعائے خیر کریں۔

(فقیر ابو الفضل محمد سرور احمد غفرلہ)

محدث اعظم پاکستان (رحمۃ اللہ تعالیٰ)

فیصل آباد

آداب مرشد

○ جاننا چاہیے کہ طالب اور مرید پر لازم ہے کہ اپنے قلب (دل) کو ہر
طرف سے ہٹا کر پیر کی طرف متوجہ کرے اور اس کے حضور نہ تو ادھر
ادھر کی گفتگو کرے اور نہ ہی کسی کتاب کے پڑھنے میں مشغول ہو،
تاوقتیکہ اس کا شیخ اسے حکم نہ دے۔

○ حتی الامکان خیال رکھے کہ پیر کے لباس یا اس کے سایہ پر اس کا سایہ نہ
پڑے، اس کی خاص جائے نماز پر قدم نہ رکھے اور نہ اس کے وضو کی جگہ
میں خود طہارت کرے اور نہ ہی اس کے خاص برتن کو اپنے استعمال میں
لائے، اس کے رو برو نہ کھائے، نہ پیئے اور نہ کسی سے بات کرے، بلکہ
کسی کی جانب متوجہ بھی نہ ہو اور جس جگہ وہ ہو اس طرف پاؤں دراز نہ
کرے اور نہ ہی اس جانب تھوکے، اس کے کسی معاملہ میں جو بظاہر سمجھ
میں نہ آئے خواہ مخواہ نکتہ چینی نہ کرے۔

الحاصل یہ راستہ سازے کا سارا ادب ہی ادب ہے، بے ادب کو قرب
خدا حاصل نہیں ہوتا۔

از خدا خواہیم توفیق ادب بے ادب محروم ماند از فضل رب
ہم اللہ تعالیٰ سے ادب کی توفیق چاہتے ہیں۔ بے ادب اللہ تعالیٰ کے
فضل سے محروم رہ جاتا ہے۔

اور اگر مرید بعض آداب کی رعایت کرنے سے قاصر رہا اور کوشش کے
باوجود پورے آداب بجا نہ لاسکا ہو تو قابل معافی ہے، لیکن اس کو اپنی تصحیر کا اعتراف
کرنا لازم ہے اور اگر معاذ اللہ ایسا بے باک ہو کہ نہ آداب کی رعایت کرے اور نہ
اپنی کوتاہی کو کوتاہی سمجھے تو وہ ان بزرگوں کی برکات سے بے نصیب ہے۔

اسماء اصحاب کرام کہ ایشان را اجازت و خلافت دادم

بسم الله الرحمن الرحيم

برادر دینی و قیمتی

ابن

مقیم

را بسلسلہ عالیہ خلافت و اجازت

(دادم)

امرا اہم تو لازم این است کہ بر مسلک اہل سنت و جماعت مستقیم باشند و بعد از ادا فراموش التبارع تعلیمات و سنن حضور سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم را لازم دانند و محض لوجہ اللہ تعالیٰ احباب را داخل سلسلہ کنند و ایشان را تعلیم شریعت و طریقت کنند و خود را دینی ترین خلق پندارند

اللہی ہمکنان را توفیق التبارع مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بدو ہمہ اوقات کجاست و یاد خویش مصروف گردان

تاریخ

شجرہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ

آئی بحرمیت شفیع المذنبین رحمۃ اللعالمین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ

آئی بحرمیت خلیفہ رسول اللہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

آئی بحرمیت صاحب رسول اللہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

آئی بحرمیت حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہم

آئی بحرمیت حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

آئی بحرمیت حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

آئی بحرمیت حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ

آئی بحرمیت حضرت خواجہ ابوعلی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ

آئی بحرمیت حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

آئی بحرمیت حضرت خواجہ جہاں عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ

آئی بحرمیت حضرت خواجہ عارف دیوگری رحمۃ اللہ علیہ

آئی بحرمیت حضرت خواجہ محمود انجیر فغوی رحمۃ اللہ علیہ

آئی بحرمیت حضرت خواجہ عزیزاں علی راتینی رحمۃ اللہ علیہ

آئی بحرمیت حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ

آئی بحرمیت حضرت خواجہ سید میر گل اس رحمۃ اللہ علیہ

آئی بحرمیت خواجہ خواجگان بیچریران حضرت سید بہاء الدین نقشبند

رحمۃ اللہ علیہ

آئی بحرمیت حضرت خواجہ علاء الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

- آئی، بحرمیت حضرت مولانا یعقوب چرخ رحمتہ اللہ علیہ
- آئی، بحرمیت حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمتہ اللہ علیہ
- آئی، بحرمیت حضرت مولانا محمد زاہد رحمتہ اللہ علیہ
- آئی، بحرمیت حضرت خواجہ درویش محمد رحمتہ اللہ علیہ
- آئی، بحرمیت حضرت مولانا خواجہ ملک علی رحمتہ اللہ علیہ
- آئی، بحرمیت حضرت خواجہ محمد باقی ہانہ رحمتہ اللہ علیہ
- آئی، بحرمیت حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
- آئی، بحرمیت العروۃ الوثقی حضرت خواجہ محمد معصوم رحمتہ اللہ علیہ
- آئی، بحرمیت حضرت حجتہ اللہ محمد نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- آئی، بحرمیت حضرت قبلہ عالم خواجہ محمد زبیر رضی اللہ عنہ
- آئی، بحرمیت حضرت خواجہ ضیاء اللہ نقشبندی رضی اللہ عنہ
- آئی، بحرمیت حضرت شیخ المشائخ محبوب خلاق امام النظر لوقت حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ
- آئی، بحرمیت حضرت قطب الاقطاب مجدد دوراں سیدنا مولانا شاہ المظفر رحمتہ اللہ علیہ
- آئی، بحرمیت حضرت شیخ المشائخ امام اہل سنت حضرت مولانا الحاج علامہ ابو محمد سید محمد زید ارغلی شاہ صاحب محدث انوری رضی اللہ عنہ
- آئی، بحرمیت مفتی اعظم پاکستان علامہ ابوالہرکات سید احمد قادری رضی اللہ عنہ
- آئی، بحرمیت حضرت مولانا سید محمود احمد رضوی دامت برکاتہم العالیہ
- آئی، بحرمیت ایشان فقیر محمد عبدالحکیم شرف قادری راز مقبولان خولیش گردان

مکے ایکہ قادیانہ لاهور

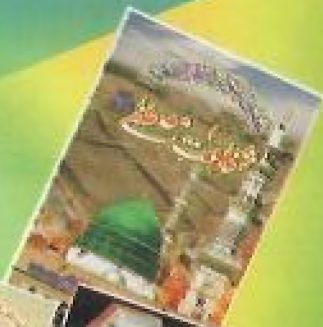
مکہ قادیانہ لاهور

یادِ حضرت زکریاؑ • مقالات و نثر

الہامیہ و علمیہ • تاریخی و تحقیقی مضامین

مکملہ قرآن مجید • نورِ مکیہ

مفتوں کے مسائل



مکملہ قرآن مجید

مکملہ قرآن مجید

مکملہ قرآن مجید

مکملہ قرآن مجید

مکملہ قرآن مجید

مکملہ قرآن مجید

مکملہ قرآن مجید

مکملہ قرآن مجید

مکملہ قرآن مجید